VERBATIM REPORT

SESSION THREE

Friday, February 20, 2009

CONTENTS

1. Recitation from the Holy Qura'an
2. Calling Attention Notices
3. Resolutions
4. Motion

The Youth Parliament of Pakistan met in the Margala Hotel, Islamabad, on 20th February, 2009 at nine thirty in the morning with Madam Deputy Speaker (Miss Kashmala Khan Durrani) in the Chair.

Recitation of Holy Quran

اعوذ باالله من الشیطن الرجیم

بسم الله الرحمن الرحیم

قل الله هو احد۔ الله الصمد۔ لم یلد ولم یلد۔ ولم یکن لہ کفواً احد۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: جزاک اللہ۔

The first item on the agenda today is a Calling Attention Notice by Mr. Niaz Muhammad and Mr. Umair Farrukh Raja. Can you one of you could kindly stand up and explain out?

Mr. Niaz Muhmmad: Thank you Madam Speaker. I invite the attention of the honourable Youth Prime Minister to the kidnapping of UN Representative John Solecki and the kidnapper's demands to release missing persons of Balochistan including Zareena Marri.

میڈم سپیکر صاحبہ! اقوام متحدہ کے اہلکار جان سولیکی کو اغواء کرنے کے بعد اب ایک زیر زمین تنظیم بھی بلوچ لبریشن فرنٹ نے اس کی ذمہ داری قبول کی ہے اور مطالبہ کیا ہے اور بقول ان کے کہ جب تک ایک سو سے زائد لاپتہ خواتین کو ایجنسیوں کے تحویل سے آزاد نہیں کیا جاتا تب تک جان سولیکی کو رہا نہیں کیا جائے گا، بلکہ مطالبات تسلیم نہ

ہونے کی صورت میں وہ سولیکی کو قتل کر دیں گے- بلوچستان میں اس وقت بلوچ تنظیموں کے اعداد و شمار کے مطابق چار ہزار سے لے کر چھ ہزار تک لوگ لاپتہ ہیں - جبکہ حکومتی اہلکار یہ تعداد تین سو کے آس پاس بتاتے ہیں- اس سلسلے میں کوئی مخصوص اعدا و شمار موجود نہیں ہے- زرینہ مری کے متعلق میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کوہلو کے باشندوں سے میں نے خود پتا کیا ہے کہ یہ زرینہ مری کون ہیں- وہ خود یہ کہتے ہیں کہ ہمیں اس کے متعلق کچھ پتا نہیں ہے کہ یہ کون ہیں اور یہ نام کہاں سے آیا ہے- اس سلسلے میں تحقیقات ہونی چاہیے کہ آیا یہ خاتون زرینہ مری واقعی اغواء ہوئی ہے یا لاپتہ کی گئی ہے-

بہرحال اس سلسلے میں تجویز یہ ہے کہ بلوچ مزاہمت کاروں کے ساتھ مذاکرات کیے جائیں اور مذاکرات کے ذریعے ہی یہ مسئلہ حل کیا جائے اور جان سولیکی کی باحفاظت بازیابی کو یقینی بنایا جائے- شکریہ-

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Taimur Skindar Choudhry.

جناب تیمور سکندر چوہدری: شکریہ - میڈم سپیکر میں پہلی بات تو یہ کہنا چاہو گا کہ یہ ایک انتہائی افسوسناک عمل تھا جو کہ بلوچ لبریشن نیشنل فرنٹ نے کیا and they have accepted it and I feel very sorry to say that this is giving nothing but clear bad vibes about Pakistan around the world. Pakistan already is being single out by the international community اور ایسے اقدامات کرنے سے ان پر ہمارا اچھا impression نہیں جا رہا ہے- ہم نے پہلے بھی دیکھا کہ پاکستان میں

کو international delegates and organizations there were Chinese delegates کیا گیا target who were kidnapped, there was Mr. Daniel Pearl, brutally ان کو who was international generalist murder کیا گیا اور ان سب کی وجہ سے پاکستان کا کافی حد تب تک تب بھی ہو گیا تھا اور ingle out Definitely they fogged اب اور ہوتا جا رہا ہے۔ تو آپ دیکھیں گے کہ about Baloch missing people next resolutions are also about the ہمارے missing people of Balochistan لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اگر if we demand to release missing people ہم بھی کوئی نہ کوئی اغواء کر لیں اور کہیں کہ ان کو بھی چھوڑ دو اور ان کو بھی چھوڑ دو۔ اس طرح گورنمنٹ کو pressurize کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے and this is definitely not the right thing to do and I am assure کے پورا ہاوس اس کو condemn اور oppose کرے گا۔

I would میں ایک اور چیز کہنا چاہوں گا کہ like to urge that the government should not be stressed by these demands of the Baloch Liberation National Front. جب ان سے United Nation نے خود کہا ہے کہ you can't front to یہ front with us and we can talk it all out. United Nation کے ساتھ بھی بات چیت نہیں کرنا چاہتے they just want a reason اور میرے فاضل بھائی نیاز محمد نہ کہا کہ Zareena Marri is actually in his views not a case of kidnap person. So, there was a very solid point I think and the government should look into it

that weather she was kidnapped or not, or weather this is just instant to pressurize the Pakistani government by kidnapping such honourable members of the United Nations as the honourable John Solecki. We definitely condemn it and I would like to urge to the Pakistani people کہ اس طرح international delegates کو threat کرنے سے کیا یا ان کو kidnap کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا بلکہ Pakistan will be singled out in the international community. Thank you very much.

Madam Deputy Speaker: Thank you.

Mr. Rahim Bakhsh Khetran: Point of Order Mam.

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی رحیم صاحب۔

جناب رحیم بخش کھیتران: میڈم !جہاں تک جان سولیکی کی kidnapping کی بات ہے تو میں خود میں اس کو strongly condemn کرتا ہوں اور نیاز محمد نے بھی کہا کہ زرینہ نام کی کوئی ایسی خاتون نہیں ہے کہ جو بلوچستان میں ہو۔ میں یہاں پر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ جو بلوچ لبریشن یونائیٹڈ فرنٹ ہے، میں نہیں سمجھتا کہ یہ کسی بلوچ گروپ کی ترجمان ہے، اس کی تحقیقات ہونی چاہیے - بہت سی ایسی agencies ہیں جو کہ اپنے motives لے کر آگے چل رہی ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ سب کچھ ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت ہو رہا ہے۔ یہ بلوچوں کو بدنام کرنے کے لیے ہو رہا ہے کیونکہ بلوچ ہمیشہ international community سے مدد مانگتے آئے ہیں ، اس میں کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ اگر وہ بات نہیں کرنا چاہتے تو اس کے

پیچھے آپ کو پتا لگانا پڑے گا کہ یہ کون لوگ ہیں
جو کہ ایسا کرنا چاہ رہے ہیں۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Nishat Kazmi.

سید ایم۔ نشاط الحسن کاظمی: بہت شکریہ محترمہ
سپیکر صاحبہ۔ بلوچستان میں in particular جو law
and order کی situation versioning ہے وہ پوری
قوم کے لیے بہت زیادہ اضطراب کا باعث ہے اور ہم سب
بہت worried ہیں کہ یہ جو situation بہت ہی خراب
اور گھمبیر ہوتی جا رہی ہے۔ یہ صوبے اور نیشنل
سیکورٹی کے لیے بہت بڑا مسئلہ create ہو چکا ہے۔
اس کے دو aspects ہیں ۔ ایک تو civilian outset
ہے اور دوسرا sectarian violence ہے اور اس کے
ساتھ جو تیسرا element جو اٹھ رہا ہے وہ یہ ہو رہا
کہ بلوچستان میں جو UN development agencies ہیں
جو کہ international personals ہیں انہیں target
کیا جا رہا ہے just to ہمارے جو وہاں کے بلوچ
لبریشن فرنٹ کے ممبران ہیں، in particular کئی
اورجو وہاں پر آزادی کی تحریکیں چل رہی ہیں۔ وہاں کے
لوگ اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے پاکستان کے
دشمنوں سے aid حاصل کر کے وہاں پر پاکستان کے خلاف
سازشیں کر رہے ہیں اور ان سازشوں کو پایہ تکمیل تک
پہنچانے کے لیے وہ پاکستان کا imageخراب کرنا
چاہ رہے ہیں اور اس کے لیے انہوں نے UN personals
and international personalities just like Mr. John Solecki, who is doing a fabulous job as a representatives of UN's in Balochistan. انہیں
ٹارگٹ کیا جا رہا ہے۔ کہنے کی بات یہ ہے کہ یہ

کیوں پیدا ہو رہی ہے- پاکستان میں situation
جو particularly کا اور international citizens
UN سے related officers ہیں ان کی سیکورٹی کو
tight کیوں نہیں کیا جا رہا- ابھی ہم نے دیکھا ہے
کہ ایک Polar journalist کو behead کیا گیا ہے
اور پاکستان کی گورنمنٹ نے کوئی reaction show
نہیں کیا about the Polish guy who has beheaded
in Swat, in whatever. ہمیں یہ سوچنے کی ضرورت ہے
- پولینڈ میں پاکستان کے خلاف وہ بار بار videos
دکھا رہے ہیں اور پاکستان کا image خراب ہو رہا ہے-
جرمنی اور Central Europe میں پاکستان کا image
بیڑا غرق ہو چکا ہے- ہمیں یہ دیکھنے کی ضرورت ہے not
only that we have to make sure کہ ہم UN
personals کی سیکورٹی کو tight کریں بلکہ ہمیں ان
element کو بےنقاب کرنے کی بھی ضرورت ہے-

نمبر 2 یہ جو kidnappers and internally
displace people کی demands ہیں ہمیں ان کو بہت
seriously take up کرنے کی ضرورت ہےکیونکہ انہوں
نے یہ matter بےشک raise as a demand کیا ہے
لیکن یہ ایک existing matter ہے- اس ہمیں دیکھنے
کی ضرورت ہے-میری درخواست to the Interior
Minister of Pakistan یہ ہو گی کہ at least تھوڑا
سا resolve تو show کریں کہ at lease you are
willing to take it up because people have this
deprivation but you are not even willing to
take it up. اس matter کو take up کریں تاکہ
وہاں کے جو لوگ up rest feel کر رہے ہیں وہ کم از
کم کچھ feel کریں کہ ہاں اس mater کو کچھ

importance دی جا رہی ہے۔ بہت شکریہ محترمہ سپیکر صاحبہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you.

Mr. Ahmad Noor: Madam Speaker, point of order.

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی فرمائیں۔

جناب احمد نور: ایک بات جو کی جا رہی ہے کہ لوگوں کو غداروں کا نام دیا جا رہا ہے۔ انہیں یہ بھی سوچنا چاہیے کہ جو پالیسی بنتی ہے، لوگ غدار بنتے ہیں تو وہ کیوں بن رہے ہیں، کس وجہ سے وہ غدار بن رہے ہیں اور کسی وجہ سے انہوں نے بندوق اٹھائی ہے۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Zameer Ahmad Malik.

جناب ضمیر احمد ملک: شکریہ میڈم سپیکر۔ بہت اچھا Calling Attention Notice آیا ہے۔ یہاں یقیناً بلوچ مزاحمت کاروں کی بات ہوئی ہے تو میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ پاکستان میں کوئی بلوچ مزاحمت کار نہیں ہے۔ یہ انڈین راء کے ایجنٹ ہیں جو کہ حالات خراب کر رہے ہیں۔ جتنے بھی بلوچ بلوچستان میں رہتے ہیں وہ محب وطن ہیں لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر یہ آج حق کی بات کرتے ہیں کہ ہمارا right دو تو انہیں غدار کیوں کہا جا رہا ہے۔ میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ یہ جو پنجاب line share لیتا ہے وہ کیوں نہیں تھوڑا سے بلوچستان کو دے دیتا۔ پنجاب کو سوچنا ہو گا۔ میڈم سپیکر! میں بھی ایک پنجابی ہوں لیکن جب ہم پنجاب میں آتے ہیں تو چھوٹے چھوٹے صوبوں کو ایسے سمجھا جاتا کہ شاید یہ کوئی (xxx) آ گئے ہیں۔

Madam Deputy Speaker: Zameer Ahmad Malik sahib, your words are expunged. Do not use such language otherwise please resume your seat.

جناب ضمیر احمد ملک: محترمہ! ان غلط الفاظ کی میں معزرت چاہتا ہوں لیکن یہ بات کرنی ہو گی کہ یہ جو چھوٹے صوبوں سے آتے ہیں انہیں کیا سمجھا جاتا ہے؟ پنجاب اپنے آپ کو کیا سمجھتا ہے؟ پنجاب ہمارا بڑا بھائی کیوں نہیں بنتا؟ ہم جب چھوٹے provinces سے آتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ تم سندھی ہو۔ آج آصف زرداری اس ملک کا صدر تو اس کو کہا جاتا ہے کہ corrupt ہے، اختر مینگل corrupt ہے۔ میں یہ پوچھتا ہوں کہ نوازشریف کو corrupt کیوں نہیں کہتے؟ پرویز الہی کو corrupt کیوں نہیں کہتے؟ پرویز الہی کو غدار کیوں نہیں کہتے؟ بلوچوں کو غدار کہا جاتا ہے، سندھیوں کو غدار کہا جاتا ہے۔

محترمہ سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہوں گا۔ یہ بھی سوچنے کی بات ہے کہ بلوچستان میں Chinese پر bomb attacks ہوئے، بہت سے مارے گئے، ان پر blast ہوا اس میں بھی Chinese مارے گئے۔ ایسا کیوں ہوا؟ ہمارے Chinese بلوچستان میں investment کر رہے ہیں۔ انہیں کیوں مارا گیا؟ میں آپ کو اس طرف لانا چاہوں گا کہ جب لال مسجد کا واقعہ ہوا تو کچھ Chinese کو پکڑا گیا اور بعد میں release کر دیا گیا۔ یعنی جنہیں شدت پسند کہا جاتا ہے ان کا Chinese سے کوئی مقابلہ نہیں ہے اور انہوں نے release کر دیا لیکن بلوچستان میں جب کوئی Chinese پکڑا جاتا ہے تو اسے مار دیا جاتا ہے۔ یہ کیا وجہ ہے؟ یہ بلوچستان میں کیا سازش ہو رہی ہے؟

محترمہ سپیکر! سازش یہ ہو رہی ہے کہ بلوچستان کو greater Balochistan کے تحت الگ کیا جائے۔ اس میں بلوچ involve نہیں ہیں، اس میں Indian Raw کے ایجنٹ involve ہیں، امریکہ اور افغانستان involve ہیں تاکہ کسی طریقے سے چائنا کو الگ تھلگ رکھا جائے۔

اس کے علاوہ محترمہ سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک اور طرف مبذول کروانا چاہوں گا کہ جب 2003 میں بلوچستان میں آپریشن lounge کیا گیا تو فوراً انڈیا نے statement جاری کی کہ بلوچستان میں غلط آپریشن ہو رہا ہے۔ مجھے یہ بتائیں کہ انڈیا کو کیا حق پہنچتا ہے کہ ہمارے internal matters پر بات کرے اور یہ بات کرے کہ بلوچستان میں غلط آپریشن کیا جا رہا ہے۔ میں چند تجاویز دوں گا کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ on behalf of Youth Parliament اور یہ جو میڈیا coverage دے رہا ہے اس کے ذریعے یہ تجاویز ہماری گورنمنٹ کے پاس جانی چاہئیں کہ ہم چاہتے کہ all parties of Balochistan ان سب کو بلایا جائے۔ جس طرح آصف زرداری صاحب پہلے بلوچستان میں گئے، وہ دوبارہ جائیں ، ان سے معافی مانگیں، وہ بیچارے بہت deprived ہیں۔ آپ ان کی گیس لے رہے ہو، ان کے وسائل لے رہے ہو اور ان کے گاؤں میں پانی تک نہیں ہے۔ جو line share لیتے ، وہ زیادہ نہیں 57% لیتے ہو تو کم ازکم 7% انہیں دے دو۔

+ [(xxx) Word expunged by the order of Madam Deputy Speaker.]

Madam Deputy Speaker: Because it's a Calling Attention Notice, you should stick to what is being written and you should talk about it.

Mr. Zameer Ahmad Malik: O. k. Madam Speaker.

میری آخری تجویز ہے کہ خدا کا واسطہ ہے کہ بلوچ محب الوطن ہیں، یہ پاکستان سے غداری نہیں کر رہے، یہ صرف اور صرف اپنا حق مانگ رہے ہیں۔ آپ نے جو بلوچستان میں فوج لگائی ہوئی ہےاس کو واپس بلائیں۔ میں اپنی تقریر کا اختتام اس شعر سے کروں گا کہ یہ جو فوج بلوچستان میں ہے۔

محبت گولیوں سے بو رہے ہو
وطن کا چہرہ خوں سے دھو رہے ہو
گماں تم کو کہ رستہ کٹ رہا ہے
یقیں مجھ کہ منزل کھو رہے ہو

میڈم سپیکر! بہت بہت شکریہ۔

(Thumping of desks)

Syed M. Nishast-ul-Hassan Kazmi: Madam, point of order.

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی نشاط صاحب۔

سید ایم۔ نشاط الحسن کاظمی: میڈم سپیکر! سب سے پہلے تو میں یہ clear کرتا چلوں کہ اگر کبوتر بلی کو دیکھ کر آنکھیں بند کر لے تو بلی چلی نہیں جاتی۔ ابھی صرف انہوں نے Raw کے agents اورامریکہ پر الزامات لگائے، بے شک بیرونی ہاتھوں کی involvement ہو سکتی ہے لیکن صرف اور صرف اس چیز کو بنیاد بنا کر باتیں کرنا یہ سرا سر ناانصافی ہو گی and particular پچھلے پانچ سال کے

دوران بلوچستان میں بہت سے mega projects ہوئے اور میرے خیال میں سب سے زیادہ share انہی کا increase ہوا تھا۔ So, I mean lets talk for national reconciliation and lets not talk about کہ جی ہم دوسروں صوبوں پر الزام لگانا شروع کردیں، this is a forum lets talk about Balochistan problems. ابھی یہ divide کرنے کی بات مت کریں بلکہ unity کی طرف جائیں۔ Thank you very much.

Madam Deputy Speaker: Thank you.

Mr. Ahmad Noor: Madam Speaker, point of information.

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی احمد نور صاحب۔

جناب احمد نور: انہوں نے mega project کے بارے میں بات کی۔ میں ایک point بتانا چاہتا ہوں کہ بلوچستان میں copper extension plant جس پر کہ Chinese working کررہے ہیں اس آج تک کسی بھی بلوچی کو employment نہیں دی گئی، سارا کنٹرول Chinese کا ہے۔ اس mega project کا کیا فائدہ جس میں اپنے بلوچوں کو کوئی فائدہ نہیں دیا جاتا۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Sher Afgan.

جناب شیر افگن ملک: شکریہ میڈم سپیکر۔ ہمیں یہ دیکھنا پڑے گا کہ جو اب بلوچستان میں current situation ہے اس میں ایک pattern emerge کر رہا ہے۔ وہاں پر بہت سے international mega projects چل رہے ہیں اور بہت سے donor agencies کام کر رہی ہیں۔ United Nations کے representative کو

اغواء کرنے کے ساتھ basically یہ کر رہے ہیں کہ وہاں ایسی situation create کی جا رہی ہے کہ گورنمنٹ کی writ کو روکا جا رہا ہے اور aids development کے کاموں کو بھی روکا جا رہا ہے تاکہ وہاں پر جو militants groups ہیں وہ strengthen ہوں اور لوگ support کے لیے ان کو دیکھیں۔

دوسری بات یہ کہ ضمیر صاحب نے بہت اچھی تقریرکی لیکن اس میں مجھے جان صاحب کا ذکر کہیں نظر نہیں آیا۔ ان کے بارے میں بھی کچھ کہنا چاہیے۔ اس میں گورنمنٹ کو اپنی writ establish کرنی ہے اور terrorists کے ساتھ under any circumstances negotiate نہیں کرنا چاہیےورنہ یہ future کے لے ایک precedent sat ہو جائے گا۔ یہاں پر missing persons کی بات ہوئی۔ ہمیں یہ دیکھنا پڑے گا کہ during the last days of regime of President Pervaiz Musharraf ہم نے یہ دیکھا کہ increasingly لوگوں کے پارلیمنٹ کے باہر protests ہونا شروع ہو گئے تھے کہ ان کے رشتے دار captivity میں ہیں اور گورنمنٹ کے پاس ہیں اور میڈیا نے بھی اس کو بہت زیادہ propagate کیا - اب سوچنے کی بات یہ ہےکہ وہ سب لوگ کہاں گئے؟ کیا وہ release ہو گئے؟ اگر وہ missing person release کر دئیے گئے ہیں تو کس department کے پاس تھے؟ اس کے کیا statetics ہیں؟ وہ کون لوگ تھے؟ اگر نہیں ہیں تو پھر یہ propaganda تھا اس کو investigate کر نے کی ضرورت ہے۔ ایک اور چیز ہمیں دیکھنی چاہیے کہ Mr. Solecki ایک U.S citizen ہیں اور وہ United Nations کے representative

بھی ہیں۔ ہم اس چیز کو non seriously لے کر wrong international نہیں کر سکتے، single send community کو پاکستان کو unstable and fail state label کرنے کا بہانہ مل جائے گا۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you.

Mr. Zmeer Ahmed Malik: Madam, point of order.

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی ضمیر صاحب۔

جناب ضمیر احمد ملک: میرا کہنے کا مقصد یہ تھا کہ میں نے اگر جان سولیکی کا یا زرینہ مری صاحبہ کانام نہیں لیا تو ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ جو Calling Attention Notice چل رہا ہے، چاہے جان سولیکی ہو ، زرینہ مری ہو، غلام محمد بلوچ ہو یا غلام بیجار خان ہو، کوئی بھی ہو، یہ جو بلوچوں پر direct نام آ رہا ہے، ہمارا کہنے کا مقصد ہے کہ وہاں کوئی بھی kidnap ہوتو اس میں بلوچ involve نہیں ہیں، چونکہ یہاں پر بلوچ مزاحمت کاروں کا نام استعمال ہوا اس وجہ سے میں نے کسی ایک کا نام نہیں لیا۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. I would request the honourable Youth Prime Minister to make a statement.

جناب وزیر اعظم (احمد علی بابر): شکریہ میڈم سپیکر۔ مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ آج ہمارا Calling Attention Notice and Resolution دونوں کم و بیش ایک ہی topic پر آئے ہیں۔ جناب شیرافگن اور جناب نشاط کاظمی صاحب نے بھی بہت اچھی debate ہماری definitely اور یہ دیں suggestions میں ایک نیا divers point of view لے کر آئیں گی۔ علامہ اقبال کی ایک نظم ہے "بڈھے بلوچ کی اپنے

بیٹے کو نصیحت" ، اس میں وہ اپنے بلوچ بیٹے کو نصیحت کرتا ہے کہ تمہاری سرزمین کتنی اچھی ہے اور کس طرح تم نے بیرونی دشمنوں کا مقابلہ کرنے کے لیے نہ صرف اپنی قوم کے لیے کھڑے ہونا ہے بلکہ جو تمہارا greater ملک ہے اور جو باقی قوموں تمہارے ساتھ آباد ہیں ان کے لیے بھی کھڑے ہونا ہے۔ میں اپنی پالیسی بتانے کے پہلے اس کے تین اشعارسنانا چاہوں گا۔ اس بڈھے بلوچ کی بیٹے کو نصیحت کے تین اشعار یہ ہیں:۔

ہو تیرے بیاباں کی ہوا تجھ کو گوارا، اس دشت سے
بہتر ہے نہ دلی نہ بخارا

جس سمت پر چاہے سبت سیل رواں چل، وادی یہ ہماری ہے
وہ سحرا بھی ہمارا

دنیا کو ہے پھر معرکہ روح بدن پیش، تہذیب نے پھر
اپنے درندوں کو ابھارا

میڈم سپیکر! تہذیب کے درندے چاہے تو بیرونی قوتوں کے صورت میں ہوں یا کوئی اندرونی militant group ہو، ہم نے سب کا مقابلے کرنا ہے۔ میں اپنی پالیسی بتانے سے پہلے ایک fact بتا دوں کہ پنجاب کے بارےمیں بات ہوئی تو پنجاب کے جتنے ناظم ہیں ان میں سے دس ایسے ناظم ایسے ہیں جن کی پیچھے بلوچ lineage آ رہی ہے۔ اس سے ہم اندازہ کر سکتے ہیں کہ باقی کس طرح ان کو assimilate کرتے ہیں اور یہ کس طرح باقی صوبوں میں integrate ہو سکتے ہیں۔

ہماری تین alliance کی پالیسی ہےتاکہ ہم اس کے بعد further debate کر سکیں گے۔ ہماری پالیسی یہ کہ ہم اس کی ہر حال میں مذمت کرتے ہیں کیونکہ اپنے مطالبات کو منوانے کا یہ طریقہ نہیں ہے۔ ہم

ہرممکن مذاکرات اور force کے ذریعے کوشش کریں گے کہ جان سولیکی کو بازیاب کرایا جائے۔ دوسرے میڈم سپیکر! اغواء کاروں کو اگر وہ بلوچ citizen ہیں تو ہم ان کو بالکل discard نہیں کریں گے بلکہ ہم دیکھیں گے کہ ان کے کیا مطالبات ہیں اور کیا ایسے عوامل تھے جس نے انہیں یہ قدم اٹھانے پر مجبور کیا۔ تیسرے ہماری پالیسی یہ بھی ہو گی کہ ہم ان سے مذاکرات کرنے کی بجائے، ہم missing people کو releaseکرائیں۔ ان groups سے مذاکرات کرنے کے بعد جوپاکستان کے constitutional limits میں اپنی جدوجہد کر رہے ہیں۔ جس طرح بلوچستان نیشنل پارٹی جو کہ بلوچستان کے constitution کو مانتے ہیں ، ہم ان سے مذاکرات کریں گے اور پھر سارے missing people کو چاہےہو جس کی بھی custody میں ہیں ہم issue orders کریں گے وہ release کئے جائیں تاکہ ایک national integration کا phase شروع ہو چکے۔ بہت شکریہ میڈم سپیکر۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. The next item on the agenda today is Resolution by Mr. Rahim Bukhsh Khetran, Mr. Taimur Sikandar Choudhry and Mr. Sufian Ahmad Bajar. Any one of you who would explain the Resolution?

Mr. Rahim Bakhsh Kehtaran: This House is of the opinion that measures should be taken by democratic Government to release nearly six thousand missing persons in Balochistan including 140 women. Any person in Balochistan violating the Pakistani law should be

prosecuted in Pakistani courts according to Pakistani constitution.

Mr. Muhammad Abdullah Zaidi: Point of order, Madam Speaker.

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی فرمائیں۔

جناب محمد عبداللہ زیدی: میڈم سپیکر! جو بات بے حد set backing ہے وہ یہ ہے اور مجھے انتہائی افسوس ہوا کہ Blue Party ممبران کی جو دونوں resolutions ہیں ان میں بلوچستان کے spelling Balochistan ہیں، یہ Pildat کا میرے پاس پیپر ہے، اس میں ایک footnote ہے کہ یہ جو 'O' it's a representation and it's a manifestation of the Sardari Jirga system on Balochistan. ایک سردار تھے جنہوں نے اپنا سکہ چلانا چاہا، انہوں نے یہ 'O' ڈالا تھا۔ It does not represent the bulk of the Balochi people. اور دوسری بات یہ ہےکہ یہ جو last resolution ہے اس میں ہمارے بھی spellings Balochistan, it's a writing mistake by the secretariat because I edited these resolutions, I till have save copy by myself. Thank you.

Madam Deputy Speaker: Thank you. Care should be taken regarding the spellings.

جناب رحیم بخش کھیتران: میڈم! ہمارے جو معزز ممبر ہیں ان کے لیے عرض ہے کہ یہ جو balo کے spelling ہیں یہ Balochistan Provincial Assembly کے اور بلوچستان گورنمنٹ کے official spelling ہیں۔

(Thumping of desks)

کیونکہ اگر کل کسی رپورٹ میں x یا y کے نام سے بھی بلوچستان کے spelling لکھے جاتے ہیں اور یہ

لوگ اسی طرح کھڑے ہوتے رہے تو ان کو چاہیے کہ پہلے بلوچستان گورنمنٹ کو consult کریں اور اس کے بعد بات کریں۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی زیدی صاحب۔

Mr. Muhammad Abdullah Zaidi: Mada Speaker, I have this paper and I also have the constitution of 1973, it is written in this paper that is in the constitution of the 1973, the spelling is not 'O', the spelling is 'U'. Thank you.

Mr. Waqar Nayyar: Madam Speaker, on looking at the black in front of the Parliament of Balochistan and on the High Court of Balochistan the spelling is the same within 'O'. I am sure Madam Speaker, will cross verify that fact.

(Thumping of desks)

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی رحیم صاحب۔

جناب رحیم بخش کھیتران: میڈم سپیکر! بات بلوچستان کے missing persons کی ہو رہی ہے تو مسئلہ یہ ہے کہ ہم سب جانتے ہیں کہ پاکستان کو بنے ہوئے ساٹھ سال ہو گئے ہیں اور جو بلوچستان کے ساتھ سلوک کیا گیا ہے اور بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ بلوچستان کو ایک گائے سمجھا گیا ہے اور اس کا صرف دودھ نکالا گیا ہے اور اسے کھلایا پلایا کچھ نہیں گیا۔ ہمارے ان حکمرانوں اور establishment کی وجہ سے آج بلوچستان آخری سانسیں لے رہا ہے، جنہوں نے بلوچستان کو سوائے لوٹنے کے کچھ نہیں دیا۔ بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ چھ ہزار اور اس میں

ہے جو کہ اپنے حقوق کی بات کرتی mostly youth ہے، ان کو ایجنسیوں کے اہلکار اٹھا کر لے جاتے ہیں۔ ہمیں خوشی تو تب ہوتی کہ ہمارے ان چھ ہزار نوجوان پاکستان کو اچھے تعلیمی اداروں میں رکھتے، ان کی بہتری کرتے تاکہ ان کی جو بلوچستان میں ان کی جو باقی families تھیں ان کا کچھ بھلا ہوتا - یہ لوگ کسی کو accountable نہیں ہیں۔ لوگ mostly کہتے ہیں کہ بلوچ راء کے ایجنٹ ہیں اور کوئی کیا کہتا ہے، پاکستانی courts کس لیے ہیں، اگر ایجنسی کے لوگوں نے یہ کام کرنا ہے تو kindly اپنے courts بند کر دیں اور ان کو اپنی مان مانی کرنے دیں، ان کو اپنا terror پھیلانے دیں۔

میڈم سپیکر! یہ پارلیمنٹ سوچ نہیں سکتی کہ ان لوگوں کو دہشتگردی کے cells میں لیجا کر کس طرح ذلیل کیا جاتا ہے۔ یہ سب لوگوں کے لیے ہے مگر بلوچ اپنے عزت کے بارے میں بہت conscious ہے اور میں جووہ الفاظ بیان نہیں کر سکتا کہ جس طرح انہیں وہاں رکھا جاتا ہے، ڈرل مشین کے ذریعے ان کے جسم پر سوراخ کیے جاتے ہیں۔ میرے ایک دوست تھے ان کو تین ماہ مہنیے پہلے چھوڑا ہے، مجھے شرم بھی آتی ہے اور رونا بھی آتا ہے کہ پاکستانی cells میں ان کے ساتھ اگر اس طرح کیا گیا تو لوگ تو امریکہ اور کیوبا کے مراکز تو بھول جائیں گے۔ لوگ بھوک سے مر رہے ہیں، آپ چادر اور چاردیواری کا تقدس پامال کر رہے ہیں، آپ نے 140 خواتین اٹھائی ہیں،خواتین کہاں کی دہشتگرد ہیں۔ جان بوجھ کر ان کو side line کیا جارہا ہے۔ میں یہی کہوں گا کہ اب بہت ہو گیا، اگر آپ ہم سے بار بار یہی صفائی چاہتے ہیں کہ ہم پاکستان

کے وفادار ہیں ، ہم پچھلے ساٹھ سالوں سے لڑتے مرتے رہے، آج ہماری آبادی 65 لاکھ کوئی شوق سے نہیں ہے، ہم بہبود آبادی کی پالیسی کو follow نہیں کر رہے، ہم تو ہمیشہ سے باہر سے آنے والوں حکمرانوں کے سامنے لڑتے رہے، مرتے رہے تب جا کر ہم 65 لاکھ بچے ہیں۔ اگر اب بھی آپ کو یقین نہیں آتا تو ہم تھک چکے ہیں، اب ہمیں مزید صفائیاں نہیں دینی۔ میں اپنی بات کو اس شعر پر ختم کروں گا کہ اب کے ہم بچھڑے تو شاید کبھی خوابوں میں ملیں۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Honourable Umair Farrukh Raja.

جناب عمیر فرخ راجہ: شکریہ میڈم سپیکر۔ آج کی جو پہلے دونوں ایجنڈے جو کہ ہاؤس کے سامنے پیش ہوئے ہیں Calling Attention and Resolution دونوں کا جو same subject basically ہے۔ میں سب سے جان سولیکی کے بارے میں بات کرنا چاہوں گا کہ ان کی جو 9 فروری کو kidnapping ہوئی ہے، ان کے ڈرائیور کو مارا گیا اور انہیں kidnap کیا گیا اور جس organization نے اس کی ذمہ داری قبول کی ہے وہ BLUF ہے، اس گروپ کا پہلی دفعہ منظر عام پر آنا ہے۔ Kidnappers کی جو تین demands ہیں اس میں ان کی سب سے پہلی demand یہ تھی کہ بلوچستان میں جو 142 women missing ہیں ان کو release کیا جائے۔ ان کی دوسری demand یہ تھی کہ بلوچستان کے 6 ہزار youths جو کہ security forces کے custody میں ہیں ان کا اتا پتا بتایا جائے - ان کی تیسری demand یہ تھی کہ جو fundamental rights of Balochistan people کے ہیں وہ دئیے جائے اور

اس کے لیے کام کیا جائے- ہمیں سب سے پہلے یہ دیکھنا پڑے گا کہ بلوچستان میں جو groups operate کر رہے ہیں، BLUF, Balochistan Army یا Balochistan Liberation United Front ہوگئے ان کا وجود کیا اور ان کی حققی حیثیت کیا ہے- جب کبھی اس طرح کے واقعات ہوتے ہیں ان دونوں organizations کے کسی بھی authentic spokesmen کی electronic media پر آ ج تک شکل دیکھنی نصیب نہیں ہوئی، ہمیشہ ایسی کارروائیوں کے بعد یا کسی بھی راکٹ حملے کے بعد ایک آدھ فون کر دیا جاتا ہے، ذمہ داری قبول کر لی جاتی ہے یا letter کے ذریعے اس کی ذمہ داری قبول کی جاتی ہے- ابھی تک electronic media پر اس کی authentic verification نہیں ہوئی-

یہ جو reports آئی تھیں، جیسے زرینہ مری صاحبہ کی بات ہے یہ 2006 کا واقعہ ہے جب allegedly کچھ ایجنسی کے لوگوں نے ان کے ساتھ rape کیا اور انہیں اٹھا کر لے اور ابھی تک ان کی position واضح نہیں ہے کہ وہ کہاں پر ہیں- رحمان ملک صاحب کا اس بارے میں یہ کہنا ہے کہ زرینہ مری نام کی کوئی عورت بلوچستان میں ہے ہی نہیں اور بلوچستان سے ایک بھی عورت security personals نے نہیں اٹھائی لیکن ہم ایسے شخص کا اعتبار کیسے کر لیں جس نے چند مہینے یہ کہا تھا کہ اجمل قصاب پاکستانی نہیں ہے اور تین دن کے بعد پریس کانفرنس کر کے کہتے ہیں کہ یہ پاکستانی ہے ، ان کے ساتھی بھی پاکستانی تھے اور plot بھی ادھر ہی ہوا-

اس کے علاوہ 6 ہزار بلوچ یوتھ کا جو مسئلہ ہے اس کے بارے میں رحمان ملک صاحب کا یہ کہنا تھا کہ ہمارے منسٹری کو 800 ناموں کی ایک لسٹ فراہم کی گئی جس کا verification کرنے کے بعد صرف 200 نام authentic نکلے اور یہ 200 بھی وہ لوگ ہیں جو کہ روزی کمانے کے لیے بیرون ملک گئے ہوئے ہیں اور اس میں جو 15,20 لوگ تھے جنہیں security personals نے اٹھایا تھا وہ واپس کر دئیے گئے ہیں۔ یہ حکومتی موقف ہے، یہ گرین پارٹی کا موقف ہے اس لیے ہم سے جراح نہ کی جائے۔

اس میں ایک اور بات جو قابل ذکر ہے کہ recently بلوچستان اسمبلی میں ہمارے Provincial Minister سردار اسلم بزنجو نے in protest ایک stage walkout کیا کہ جب انہیں زرینہ مری کے معاملے میں بولنے نہیں دیا گیا اور اس کے بعد انہوں نے اسمبلی کے باہر پریس کانفرنس کی اس میں انہوں نے حکومت پر اس چیز کا الزام لگایا کہ زرینہ مری اور جو دوسری 142 خواتین ہیں یہ ابھی security forces کی تحویل میں ہیں۔

یہاں پر یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اگر سوات میں کوئی اس طرح کا واقعہ اغواء کا کیا ہلاکت کا ہوتا ہے تو اسے تو media ضرور cover کرتا ہے لیکن یہ جو 142 خواتین اٹھائی گئی ہیں over a period of time اٹھائی گئی ہیں، ایسا ایک دو دنوں میں نہیں ہوا تو ایسا کیوں نہیں ہوا کہ یہ مسئلہ بھی ملکی media پر اسی طرح اجاگر ہو جیسا سوات، وانا یا فاٹا کا مسئلہ اٹھایا جاتا ہے۔ اس میں ہمیں یہ بات بھی دیکھنی پڑے گی کہ اس میں non state

بھی شامل ہوں گے جو کہ آپ کہہ سکتے ہیں elements
کہ بیرونی طاقتوں سے مدد لے رہے ہیں۔ BLA and
BLUF کی جتنی بھی کارروائیاں ہیں ان میں سے 90%
جو کارروائیاں ہیں وہ civilians پر targeted
ہوتی ہیں۔ کنٹونمنٹ میں چوکیوں پر جو بھی راکٹ حملے
ہوتے ہیں اس میں minimal casualties ہیں، پیرغائب
اور بی بی نانی میں جو واقعات ہوئے جس میں مسلح
افراد نے جو پکنک منانے والے نوجوان آئے ہوئے
تھے، families تھیں ان کو اکٹھا کر کے ان سے I.D
card کی provision کا مطالبہ کیا اور جس بندے
کا I.D card پنجاب کا تھا اسے ادھر ہی گولی مار
دی گئی۔ ایسے بھی کئی واقعات ہیں کہ لوگوں کو
highways پر بسوں سے اتارا گیا اور انہیں کہا کہ
بلوچی بولو یا پشتو بولو، جو یہ زبان بولنے سے
قاصر تھا اسے ادھر ہی اڑا دیا گیا۔ یہ بھی دیکھنا
پڑے گا کہ ایسے کون لوگ ہیں جو کہ صوبوں کو آپس
میں لڑانے کے لیے کوشاں ہیں۔ یہ بھی دیکھنا پرے
گا کہ اس میں بیرونی مداخلت کتنی ہےاور کن کن
ممالک کا مفاد داؤ پر لگا ہوا ہے۔ اس سب باتوں کو
زیر غور لا کر اس ایوان کو ان حقائق سے آگاہ کیا
جائے۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Taimur Sikandar Choudhry.

جناب تیمور سکندر چوہدری: شکریہ۔ میڈم سپیکر!
میں یہاں پر یہ کہنا چاہوں گا کہ بہت ہی شرمناک اور
افسوسناک بات ہے کہ ہماری government has still
not answered the crisis of the people regarding
the missing people of Balochistan particular

یہ ایک انتہائی بھیانک and Pakistan at large.
عمل ہے اور یہ ایک قسم کا اغواء کرنا ہی ہو گیا by the official personals and then he do not even give him a trial and you do not even let his people know کہ وہ کہاں پر ہے، کن حالات میں ہے، کیسا ہے، زندہ ہے یا مر گیا ہے۔ اس سے بڑھ کر کیا کسی عورت پر یا کسی ماں پر ظلم ہو سکتا ہے کہ اس کو پتا ہی نہ ہو کہ اس کی اولاد کہاں ہے، کیسی ہے، زندہ ہے یا مر گئی۔

Madam Speaker, I would like to state over here some extracts from the report of the honourable David Mount Rio who is the journalist of the Newyork Times. He states that hundred of detained alleged terrorist suspects have still not had they legal trials. So, what is this?

آپ نے اگر ان کو اٹھایا ہے تو at least give them a trial, let people know whether they were wrong or right, if you have detained someone on suspect of being a terrorist. So, why are you so afraid of giving them a trial, ٹرائل میں تو سب کچھ سامنے آ ہی جائے گا۔
Whether he is wrong or whether he is not.

Then further he states someone tortured or otherwise ill-treated, others were sold to the U.S military and some others vanished without a trace. What is this?

ایک پاکستانی کی ، ایک بلوچی کی، ایک کشمیری کی، ایک سندھی کی، ایک پٹھان کی، ایک پنجابی کی جتنے

بھی ڈالر لے لیے جائیں قیمیت ادا نہیں ہوتی ہے and this has to be ended. This horrid act which is going on past few years, needs to come to an end. Our people should be given their raise and they should be given at least right to get the trial. ہم لوگ نہیں چاہتے کہ ہمارے جو معصوم بلوچی بھائی ہیں in particular ان کو اس طرح without a reason اٹھا لیا جائے اور ان کو torture کیا جائے just on the basis of alleged tag of being terrorist, who decide that they are terrorist and who decide that they are Al-qaida members. ہم یہ بھی پتا چلے کہ who is the judge جو کہ decide کر رہا ہے کہ he is a terrorist or not. یہ بھی سامنے نہیں آیا کہ tagged them as a terrorist or innocent persons.

دوسری بات میڈم سپیکر! میں یہ کہنا چاہوں گا کہ ٹھیک ہے if you detained them on grounds of his passions تو ان کو trial دو لیکن اپنی گو رنمنٹ courts اور اپنے courts میں دو- کیا آپ کے اتنے لاغر ہیں اور اپنے courts پر اتنا بھی انحصار نہیں ہے کہ you have to send them abroad to international courts to get a trial جہاں سے وہ بیچارے کبھی واپس بھی آتے ، بے شک وہ innocent ہوں، بے شک they are declared to be innocent. So, Madam Speaker, I think these needs to be looked into ہمارے لوگوں اس کو اس طرح بھیانک طریقے سے اغواء نہ کیا جائے and if they are terrorist, so they should be trialed in the courts of Pakistan. I am of the view and I am

sure the entire Youth Parliament is of the view that Pakistani Courts are capable enough to trade ہمارے لوگوں کو یوں give trial to people. for mere a bunch of dollars over مت کیا جائے ever. Thank you very much Madam Speaker.

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Umair Zafar Malik.

Mr. Umair Zafar Malik: Thank you Madam Speaker. A couple of very brief points; First of all the point is that abducting such people without any proof and then not letting their family members know about there where about, creates a target groups for RAW and MOUSAD to exploit. The idea is that we are very keen to point figures at the foreign countries and their agencies for their involvement in Balochistan, Northern areas of Pakistan but the facts of the matter is, that it is our own government that is creating target groups for those people to exploit. Why can't we do such acts in the US or Russia. The idea is that we cannot because there are no target groups for us to exploit. In Balochistan, there is a readymade target group that is deprived whose relatives, friends have been abducted by these agencies and hence this group is proven to be persuade towards the foreign agencies.

Then a part of the resolution state that measures should be taken by the democratic government. From whatever expected from

discussion so far judiciary or free and fare trial is the measure that is being proposed from this side of the House. We believe that this judiciary is weak, feeble and cannot take any stance absolutely on any issue. So, the solution to this problem is the restoration pre November 3rd the judiciary, the actual Chief Justice of Pakistan Mr. Iftikhar Muhammad Choudhry had taken suo moto action on the issue of missing persons and that probably was one of the reasons why the stuff happen to him. So, the ideas to restore the pre November 3rd judiciary and to provide all these people an opportunity by free and fare trial. Thank you so much.

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Sufian Ahmad.

Mr. Sufian Ahmad Bajar: Thank you Madam Speaker. Firstly, I would like to say that we need to understand the ground situation. Except for a few districts that is under the Police control, most of the other districts being ruled, controlled by the FC and the Army.

میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ آرمی کو کیا ضرورت ہے کہ کوہلو میں، بار خان میں یا ڈیرہ بگٹی میں کنٹونمنٹ بنائیں، کنٹونمنٹ میں کنٹونمنٹ بناتی رہیں۔ ساری دنیا کی armies cantonments border پر بناتی ہیں۔ ملک کے exact center میں اتنی cantonments بنانے کی کیا ضرورت ہے؟ ان کو پتا ہے کہ بلوچی ایک deprived قوم بن گئی ہے اور آپ نے ان کو

پچھلے پچاس سال سے deprive قوم رکھا ہے۔ آرمی
اور اور Intelligence بے وقوف نہیں ہیں جو وہاں
پر cantonments بناتے جا رہے ہیں، ان کو پتا ہے
کہ وہ deprived ہیں اور آپ ان کو کچھ دینا نہیں
چاہتے they will fight back. ان کے natural
resources ہیں جو کہ ہم سارے ہرروز utilize کرتے
ہیں، اس میں سے اس کا کچھ share ان کو دیا جائے۔
آپ نے ان کو باقاعدہ Intelligence agencies کے
حوالے کر دیا ہے کہ وہ بلوچی peoples کی جو مرضی
آئے exploitation کریں۔ Natural gas پورا پنجاب
اور سندھ utilize کرتا ہے۔ یہ شرم والی بات ہے کہ
جہاں سے سوئی گیس نکلتی ہے اس کے جو adjoining
areas ہیں ، جیسے ڈیرہ بگٹی اور کوہلو ہے وہاں پر
آج تک لوگوں کو گیس میسر نہیں ہے۔ سارا پاکستان
اسی natural gas پر چل رہا ہے۔ کیا ہم نے آج تک
ان سے share resources کیے۔ ایک بہت ہی ضروری
point جو کہ میں لے کر آنا چاہوں گا وہ یہ ہے کہ
پوری دنیا community policy پر believe کرتی ہے
کہ Police of the place should be people of the
place. فرض کریں اگر آپ لندن میں ہیں تو آپ ان کی
پولیس دیکھیں گے کہ most of the people officers
would be from the Landon کیونکہ وہ local people
کو جانتے ہیں، وہ زیادہ ان کے لیے ہمدرد ہوں گے۔ آپ
ریکارڈ نکال کر دیکھیں جو پچھلے دس I.G’s
بلوچستان میں آئے وہ کون تھے، سارے کے سارے
پنجابی تھے۔ جو بلوچستان سیکرٹریٹ ہے اس میں آپ
دیکھ لیں جتنے officers ہیں وہ کون ہیں، سارے
پنجابی ہیں۔ کتنے پنجاب میں آئی۔جی بلوچ رہ چکے ہیں؟

کتنے Chief of Army Staff بلوچ رہ چکے ہیں؟ یہ کیوں ہے؟ لوگ argument دیتے ہیں کہ بلوچ اتنے پڑھے لکھے نہیں ہیں، وہ آئی۔ جی نہیں بن سکے۔ میں یہ کہتا ہوں وہ جیسے بھی ہیں let at least give them a chance to rule themselves. اگر ایسی بات ہے تو Scotland Yard is the best Police in the world. پنجاب کا آئی۔ جی جو بےوقوف سا ہے اس کو ہٹا دیں Scotland Yard Chief کو لے آئیں۔ اگر آپ responsibility دیں گے then they feel the responsibility. If you give the local people a chance, local government a chance. بلوچستان کے جو چیف منسٹر ہیں ان کے remarks سنیں he feel so deprived and powerless. انسان کو افسوس ہوتا ہے کہ چیف منسٹر ہے اور اس کی کوئی سننے والا نہیں ہے۔ اختر مینگل پرانا چیف منسٹر تھا، وہ کتنے سال جیل میں رہا اور کسی وجہ سے جیل میں رہا۔ The end result is that court should be freed اور جو natural resources ہیں اس کی equal distribution ضروری ہے۔ شکریہ۔

Mr. Muhammad Moin Akhtar: Point of order Mam.

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی فرمائیں۔

جناب محمد معین اختر: میڈم! ابھی میرے فاضل ممبر نے بات کی کہ سوئی کو ابھی تک گیس نہیں مل سکی۔ میں ایوان کی توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہوں گا کہ -----

میڈم ڈپٹی سپیکر: انہوں نے سوئی کا نام نہیں لیا۔

جناب محمد معین اختر: میں یہ ریکارڈ کی درستگی کروانا چاہوں گا کہ 1952 میں گیس نکلی تھی اور 1982 میں سوئی کو گیس دے دی گئی تھی۔

Madam Deputy Speaker: He talked about Kohlu and Dera Bugti.

جناب تیمور سکندر چوہدری: میڈم! Point of information سوئی جہاں سے گیس نکل رہی ہے اس کے بالکل adjoining district Kohlu ہے،اس کے دوسری طرف بارخان پھر سبی ہے یہ بالکل اس کو surround کیا ہوا ہے اور اس ان تینوں districts میں کہیں گیس نہیں ہے۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: سبی میں گیس ہے۔

جناب تیمور سکندر چوہدری: کوہلو میں ہے ڈیرہ بگٹی کے بہت سے areas میں نہیں ہے، بارخان میں نہیں ہے، لورالائی میں نہیں ہے۔ آپ نے گیس سوئی سے نکال کر مری کے پہاڑوں تک پہنچا دی۔

Madam Deputy Speaker: Thank you.

Mr. Umair Farrukh Raja: Madam, point of order.

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی فرمائیں۔

جناب عمیر فرخ راجہ: انہوں نے mention کیا ہے کہ پچھلے دس آئی۔جی پنجاب سے تھے تو ہمارے پچھلے Prime Minister میرظفراللہ جمالی بلوچستان سے تھے۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable member Sofian sahib used the word کہ پنجاب کے بے وقوف سے آئی۔جی this phrase is expunged because you cannot criticize this way.

جناب احمد نور: انہوں نے point of order Prime Minister کی بات کی تو ان کو یہ دیکھنا چاہیے کہ ان کو کس طرح ہٹایا گیا اور ہاکی کا چئیرمین بنا دیا گیا۔ اس پر بھی سوچنا چاہیے۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی نیاز صاحب۔

جناب نیازمحمد: ہم سب جانتے ہیں کہ ظفراللہ جمالی صاحب کے کتنے اختیارات تھے اور وہ کس کو باس کہتے تھے۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Moin Akhtar.

جناب محمد معین اختر: جناب سپیکر بہت شکریہ۔ Missing persons کی بات ہو رہی ہے تو میں تھوڑا history میں جانا چاہوں گا کہ بلوچستان میں ابھی تک چار دفعہ مزاحمت ہو چکی ہے۔ 1948 میں جو بلوچستان تھا انہوں نے ہمارے ساتھ الحاق کا اعلان کیا تھا تو تین سال کے بعد ہی 1951 میں وہاں پر مزاحمت start ہو گئی تھی کیونکہ ان کے ساتھ جو وعدے کیے گئے تھے تو پوری نہیں کیے گئے تھے وہ پورے نہیں کیے گئے تھے تو جو نواب نوروز خان تھے وہ پہاڑوں پر چلے گئے تھے اور انہیں قرآن واسطہ دے کر پہاڑوں سے اتارا گیا تھا اور پھر انہیں پھانسی دے دی گئی تھی۔

بات یہ ہے کہ بلوچوں کے ساتھ شروع سے ہی زیادتیاں ہوتی رہی ہیں، 1962,1972 اور پھر 2004 میں جو ڈاکٹر شازیہ خالد کے ساتھ واقعہ پیش آیا اس کے بعد سے جو movement چل رہی ہے وہ ابھی تک ختم نہیں ہو سکی۔ ایک دفعہ مشرف صاحب نے ٹی۔وی پر تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ ہم ان کو وہاں سے hit

کریں گے کہ ان کو پتا بھی نہیں چلے گا اور وہی ہوا کہ جو بگٹی صاحب کے قتل کی تحقیقات ہیں وہ آج تک سامنے نہیں آ سکیں- جیسے کہا گیا کہ وہ مقابلہ کرتے ہوئےمارے گئے، میں تو ان کو شہید کہوں گا، یہ قتل نہیں ہے ان کی شہادت ہے کہ ایک قوم کے سردار کو اتنے بہمانہ طریقے سے مارا گیا-

میرے ایک فاضل دوست نے بات cantonments بنانے کی بات کی، ان کی بات بالکل درست ہے کہ اگر 55 سال تک آپ کا 5 چھاؤنیوں کے بغیر گزارا ہو سکتا ہے تو پھر بعد میں گزارا کیوں نہیں ہو سکتا؟ ایک بات یہ کی گئی کہ وہاں سے چیف جسٹس نہیں ہیں تو افتخار چوہدری صاحب کا تعلق بلوچستان سے تھا اور ان کو معزول کرنے کی ایک بہت بڑی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے لاپتہ افراد کے مسئلے کو اٹھانا شروع کیا تھا- گورنمنٹ پر امریکن اور دوسری forces کا pressure آنا شروع ہو گیا تھا- یہ جو 6 ہزار missing persons کی بات کی گئی ہےاس کے پیچھے کافی وجوہات ہیں- میں یہاں پر ایک بات clear کرنا چاہوں گا کہ normally پاکستانی کے باقی areas میں جو لوگ missing ہیں ان کا تعلق religious extremist group سے یا القائدہ سے جوڑا جاتا ہے، بلوچستان میں ایسی کوئی بات نہیں ہے- بلوچستان میں پیچھلے 61 سالوں سے لے کر آج تک جتنی بھی مزاحمت کی تحریکیں چلی ہیں ان میں مذہب کا کوئی بھی عنصر موجود نہیں رہا تو یہ جو القائدہ کا factor ہے وہ تو نکل گیا اور پیچھے جو factor بچتا ہے وہ پاکستانی گورنمنٹ ہے obviously پاکستانی گورنمنٹ نے غائب کیا ہوا ہے- میں یہاں پر ایک اور بات

بتانا چاہوں گا کہ سارے لوگ لاپتہ نہیں ہو سکتے، 6 ہزار کے 6 ہزار لاپتہ نہیں ہیں ان میں سے بہت زیادہ نہیں تو کچھ لوگ ایسے ہوں گے کہ جو camps چلا رہے تھے اور مسلح جدوجہد میں شریک ہیں اور جو لوگ مسلح جدوجہد میں شریک ہیں وہ لوگ گھروں کو واپس تو نہیں آئیں گے۔ Obviously افعانستان میں ان لوگوں نے training لی ہے، کچھ لوگ وہاں پر مرے بھی ہیں تو اس factor بھی سامنے رکھا جائے۔ ان کی وہاں پر جو ایک resistance movement ہے اس کے پیچھے جو political factors ہیں اس کے بارے میں بات کروں گا کہ جان محمدجمالی صاحب جوکہ ڈپٹی چئیرمین سینیٹ تھے وہ اتنے بااختیار عہدے پر رہے ہیں، میرظفراللہ جمالی صاحب Prime Minister رہے ہیں لیکن اس کے باوجود ان کو اختیارات نہیں دئیے گئے۔ اسی وجہ سے جان محمد جمالی صاحب نے ایک دفعہ سینیٹ میں on the record بیان دیا تھا کہ اگر یہی صورتحال رہی تو وقت دور نہیں کہ بلوچستان آنے کے لیے بھی ویزہ لینا پڑے گا۔

میرے کافی ساتھیوں نے بیرونی مداخلت کی بات کی۔ بالکل بیرونی مداخلت ہے، وہاں پر امریکن، Russain, انڈین اور افغانی interest ہے اور even ایران کے بھی ہیں تو جو بیرونی مداخلت ہو رہی ہے اس کا جواز بھی ہم لوگ فراہم کر رہے ہیں۔ میں یہاں پر گورنمنٹ آف پاکستان اور specially بلوچستان اسمبلی سے request کروں گا ، وہاں پر ماشاللہ کافی Ministers ہیں بلکہ صرف ایک ممبر کے علاوہ باقی جو 64 members ہیں وہ سارے کے سارے وزیر ہیں، ان کی زرداری صاحب کے ساتھ بھی اچھی

سلام دعا ہے، آج کل باتیں مانی جا رہی ہیں، پیسے لیے دئیے جا رہے ہیں، سینیٹ کا ایک ایک ووٹ چار چار پانچ پانچ کروڑ روپےمیں بک رہا ہے۔ میں یہ request کروں گا کہ اگر وہ اس دفعہ اپنے ووٹ کو نہ بیچیں - شکریہ۔

(Pause)

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Syed Mohsin Raza.

Syed Mohsin Raza: Madam Speaker, it is unfortunate to note that we as a nation have learnt very little from history and persist in repeating those mistakes which we made that led to the creation of Bangladesh and the split in Pakistan. It is unfortunate to note that some people have no suggestions and have no solutions and to hide behind their ignorance, they chose to get into semantics of the problem and have no concrete suggestion for the solution of the problem. They would trend to get into the spellings and into the words that have little meaning and provide no solution.

(Thumping of desks)

Madam Speaker, I have been to Balochistan and work for a company that derives gas from the Suigas field and know for one thing that the kind of SCR activities that have been carried out in the areas of Dera Bugti and Sui are unprecedented for any other company that is caring out such operations in Pakistan. There are companies, there is deriving oil and gas

from Punbjab and from Sindh but the amount of budget that is spent in this particular area of Balochistan is the highest for any company. Regarding the provision of gas to all of Balochistan. Let me point thing out here, is that gas needs in network and that network is feasible only when the population is dense. When the population is very spars one person is living on this mountain and the other person is living on that mountain. We cannot build a pipeline to provide feasible gas to those people. Having set that the area of Sui does have gas, it also has an airport which is not the case from most places in Pakistan. Then again there are two sides of the picture, we should look at it objectively, if the revenue was distributed on the pattern of Punjab, the royalty of gas then Balochistan would be getting 750 million dollars as oppose to the current 100 million dollars for the gas royalty that it produces. This should be raised and brought it parity with Punjab that is a very guenon demand of the ***balochi*** people and should be raised at this forum and at high forum as well.

Further on, there is silver lining on the sky is well. The Balochistan Cabinet has become proactive and very recently it refused to award thirty thousand acres of land to the Pakistan Air Force for constructing and airbase in

Balochistan. And this is something that a deserves commendation from all those people who advocate that the making of cantonments is not the solution rather building more school and building more infrastructures would lead to our prosperous future. As far as the system of the Army is concerned, the Army system is quite transparent, there has been ***balochi*** Chief of the Army Staff and in fact he was so talented that he was the only Chief of the Army Staff that roles from the rank of a petty soldier to that of a General and his name was General Moosa. So, I would like to conclude my arguments. My only humble submission to the chair is that the agenda of the House should be persuade and points of order when they are raised the honourable member and should be asked to quote the specific rule that has been violated and point of order should not be used as an excuse of speaking. Thank you very much Madam Speaker.

Mr. Niaz Mustaf: Madam, point of clarification.

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی نیاز صاحب۔

جناب نیاز مصفیٰ: انہوں نے جنرل موسیٰ کا ذکر کیا - جنرل موسیٰ بلوچ نہیں تھے، ان کا تعلق ہزارہ کمیونٹی سے تھا۔

Madam Deputy Speaker: But he was the part of Balochistan.

Syed Mohsin Raza: Point of order, Madam Speaker, the Hazara community is settled in Balochistan and to deprive these people just because…….

Madam Deputy Speaker: They are now considered as locals of Balochistan. I think you know better most of them that they are the locals of Balochistan.

Syed Mohsin Raza: They are the locals of Balochistan and the Hazara is a tribe that is today numbering in the hundred of thousands and it migrated very long ago and at that time it was one thousand and that is why it is translated as the Hazara, which translates into one thousand. Thank you very much.

Mr. Muhammad Essam Rehmani: Point of order Madam.

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی فرمائیں۔

Mr. Muhammad Essasm Rehmani: Madam, I just bring into your knowledge that the resolution talks for the missing persons. I am very fascinated by the figures and that people have collected here but let us talk for the resolutions, we have to plenty of times to talk about the gas issue and the next to be resolutions. Thank you.

Madam Deputy Speaker: Honourable Leghari.

جناب عبداللہ خان لغاری: شکریہ میڈم سپیکر۔ آج یہاں اس resolution پر missing person کا issue under discussion ہے۔ ہمارے ساتھ شروع سے یہ المیہ

رہا ہے اور جب سے ہم نے اس ملک میں کسی ایک ایجنڈے کو رکھتے ہوئے جو کہ اب نیشنل ایجنڈا کہیں سے نہیں لگتا یہ war and terror کا یہ ڈرامہ شروع کیا ، یہ کسی اور ہی کی جنگ نظر آ رہی ہے۔ اس کے نتیجے میں ہوا یہ ہے کہ جس طرح اس resolution میں mention کیا گیا ہے پہلے تو NWFP target بنا ، وزیرستان target بنا اور اس طرف کی پوری side military target بنی اور اب بلوچستان میں operation کے reaction میں missing persons کا case بھی سامنے آ گیا ہے۔ اب ہمیں دیکھنا یہ ہو گا کہ جس قانون کے تحت ایجنسیاں لوگوں کو اٹھا لیتی ہیں کیا یہ law واقعی پاکستان کے کسی constitution میں exist بھی کرتا ہے یا اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور یہ صرف at will یا ایک proper agenda کو سامنے رکھتے ہوئے جو کہ اس وقت foreign agenda نظر آ رہا اور ایک American base agenda پر چلتے ہوئے ہم نے یہ کام اس وقت یہاں پر دیا ہے۔

دو تین ایسی چیزیں ہیں کہ جن پر غور کرنا پڑے گا کہ اگر اس missing person کے case کو فوری طور پر حل نہ کیا گیا تو ان کے re-perceptional effects کیا ہوں گے اور کیا پاکستان اس چیز کو آج کے دور میں afford کر بھی سکتا ہے کہ نہیں۔ اس میں نمبر ایک تو reaction from the militants ہے۔ آپ دیکھیں کہ آپ نے لوگوں کودہشتگرری اور انتہا پسندی کے نام پر ، کبھی ان کی affiliation القائدہ کے ساتھ ، کبھی بلوچستان لبریشن فرنٹ اور ان local groups کے ساتھ ڈالتے ہوئے اس طرح

بھیمانہ طریقے اٹھانا شروع کردیا ہے - ہم نے basically اس problem کی تہہ میں جانے کی کوشش نہیں کی کہ آخر یہ کیوں ہو رہا ہے- چھوٹے چھوٹے local groups آج نہ صرف مسلح عناصر کے طور پر سامنے آ گئے ہیں بلکہ انہوں نے youth specially اور کافی لوگوں کو اپنے ساتھ involve بھی کیا ہوا جس کے نتیجے میں ہمیں پھر بعد میں اس طرح کے effects بھی دیکھنے پڑتے ہیں- اس میں basic position یہ ہے کہ بلوچستان میں resource management اس وقت بہت ہی غلط طریقے سے handle کی جا رہی ہے، کسی قسم کی jobs نہیں دی جاتیں جس طرح کہ پہلے بھی point out کیا گیا کہ ان کو اپنے ہی resources پر کسی قسم کا کوئی اختیار نہیں ہے، ان کو کسی قسم کی political voice 1947 سے آج تک کسی considerable amount میں نصیب نہیں ہو سکی ہے، examples exception due افتخار حسین چوہدری جیسی ضرور موجود ہیں لیکن overall scale پر دیکھیں تو واقعی یہ بات ماننی پڑے گی کہ ان کو اختیار کے نتیجے میں کوئی خاص representation نہیں ملی ہے- میں دو تین باتیں میں اور کرنا چاہوں گا کہ آج سے پہلے بھی جب افتخار چوہدری صاحب نے missing persons کا case اٹھایا تھا تو 48 میں سے 42 لوگ بازیاب کرا لیے گئے تھے اور اس میں ایجنسیوں کو پورے طریقے سے check and balance کے طور پر اس بات کا جوابدہ بنایا گیا تھا ، جس میں IB, FIA and ISI کے personal شامل تھے کہ وہ یہ بات بتائیں کہ آخر کس law کے تحت ان لوگوں کو اٹھا لیا جاتا ہےاور جب بات کی جاتی ہے کہ ان

کو at will produce کیا جائے تو وہ سامنے نہیں آتا ۔اگر ہم پاکستانی courts کی بات کر رہے ہیں تو کس law کے تحت ان کی prosecution کی جا رہی ہے ۔ ہمیں یہ دیکھنا ہو گا کہ واقعی ہم نے آج اپنی courts پر اس حد تک reliable ختم کر دی ہے کہ ہم اپنے justice system پر بالکل یقین ہی نہیں کرتے۔ خدا جانے جن لوگوں کو اٹھا لیا گیا ہے انہیں کیوبا منتقل کر دیا گیا ہے یا انہیں local prosecution cells میں رکھا جارہا اور اس کی investigation کون کر رہا ہے ؟ آیا وہ ہماری ہی investigation agencies ہیں یا وہ کوئی foreign investigative agencies ہیں؟ ہم basically crux of the problem کو define نہیں کر پا رہے، اسے address نہیں کر پا رہے ۔ مسئلہ یہی ہے کہ جب اس طرح کی situation آئے گی تو پھر agencies کے سامنے ہماری ویسے بھی local voice اتنی زیادہ صحیح نہیں ہے۔ میں پر quote کرنا چاہوں گا کہ ہمارے جو ابھی اسلم رئیسانی CM بنے ہیں انہوں نے آتے ہیں یہ statement pass کی تھی کہ یہ previous government کی wrong policies کا نتیجہ ہے کہ آج local groups اس قدر مسلح ہو چکے ہیں کہ لگتا ہے کہ ان کی politically بھی آواز نہیں سنی جا رہی ہے، لوگوں کو بہیمانہ طریقے سے اٹھایا جا رہا ہے، اس کی کوئی reason نہیں دی جا رہی ہے۔ افسوناک بات تو یہ ہے کہ اس میں خواتین بھی شامل ہیں جن کو کہ دہشتگردی کے نام پر اٹھا لیا جاتا ہےاور ان کی affiliations فلاں religious group کے ساتھ associate کر دی جاتی ہیں۔ اس وقت موقع اس چیز کا ہے کہ ہم ان سے

کریں اور بیٹھ کر بات کریں کہ آیا ان کی dialogue
economical conditions کیا ہیں۔ کیا problems
ہیں؟ کیا social factors ہیں؟ کیا ا ن کے کسی قسم
کے political factors ہیں کہ ان کی آواز across
the federal نہیں جا پا رہی یا across the
country سنی نہیں جا رہی؟ کیا ان کی resources
کی problems ہیں؟ کیا reasons ہیں جس کی وجہ سے
یہ ساری situation آج پیدا ہو رہی ہے؟ ان سے
dialogue کر کے اس بات پر بھی غور کیا جائے کہ
جس طرح agencies لوگوں کو اٹھا لیتی ہیں اور اس
کے بعد اپنے آپ کو court of law کے سامنے کسی
قسم کا جوابدہ نہیں سمجھتیں۔ ان کو کون courts میں
لائے گا، ان کو کون prosecute کرے گا اور ان سے
کون جواب طلب کرے گا؟ آیا وہ President یا چیف
جسٹس ہو گا؟ وہ ہماری courts ہوں گی یا کس طرح ہو
گا؟ اس ساری situation کو دیکھتے ہوئے ہمیں اس
کو address کرنے کی ضرورت ہے۔ بہت شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you.

Mr. Usman Ali: Point of order Madam.

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی عثمان صاحب۔

جناب عثمان علی: شکریہ۔ میڈم یہاں پر ہماری
agencies کو بے وجہ موردالزام ٹھہرایا جا رہا ہے۔
یہ جو 6000 کی figure ہے یہ ان سرداروں اور
خانوں کی دی ہوئی figure ہےجو کہ خود بلوچ right
کو بیچ رہے from the very beginning interest
ہیں۔ میں اکبر بگٹی کی مثال دوں گا کہ وہ خود
گورنر، چیف منسٹر اور Interior Minister بھی رہے
تھے جب ان کی royalty کی بات آئی تو انہوں نے

عوام بلوچ کے حقوق کا مطالبہ کیا۔ ان figures میں credibility بالکل شک میں ہے تو اگر اس resolution میں include 6000 کیا جائے تو میرے خیال میں یہ بہتر رہے گا۔

Secondly یہ ہے کہ parliamentary investigation اس معاملے میں ہونا چاہیےکہ -----

Madam Deputy Speaker: Usman sahib, you can talk about your own opinion if you get a chance to speak.

Mr. Usman Ali: Fine, thank you.

Mr. Rahim Bakhsh Kehtaran: Madam, Point of information.

Madam Deputy Speaker: Yes, Mr. Rahim.

جناب رحیم بخش کھیتران: یہ جو 6000 ہے یہ خانو ن اور سرداروں کا نہیں ہے، یہ ان غریب والدین کا ہے جن کے بچے اٹھائے گئے ہیں۔ پاکستان میں Human Right تنظیموں کا ہے، آپ عاصمہ جہانگیر سے جا کر پوچھیں۔ باقی آپ کے جتنے بھی human rights کے activists ہیں یہ 6000 وہ دے رہے ہیں اور وہ غریب والدین دے رہے ہیں جن کے بچے اٹھائے گئے ہیں جو کہ اپنے گھر کی کفالت کر رہے تھے۔

Madam Deputy Speaker: Thank you.

Mr. Waqar Nayyar: Madam Speaker, Point of information.

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی وقار صاحب۔

جناب وقار نیئر: میں mover of this resolution سے یہ جاننا چاہوں گا کہ وہ local tribes people جو tribal elders کی sanction کے تحت اٹھا لیے جاتے ہیں یا وہ مظالم جو tribal

اپنے گروپ کہ لوگوں پر کرتے ہیں۔ ان کا leaders مواخذہ کون کرے گا اور اس پر کب بات ہو گی؟

Madam Deputy Speaker: Thank you.

Mr. Rahim Bukhsh Kehtaran: Madam, point of clarification.

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی بولیے رحیم صاحب۔

جناب رحیم بخش کھیتران: مجھ سے پہلے وقار صاحب بولنا چاہ رہے ہیں۔

جناب وقار نیئر: میں یہ پوچھنا چاہ رہا تھا کہ سرداروں نے خود اپنی جیلیں رکھی ہوئی ہیں، وہ اپنے لوگوں کو خود اٹھوا لیتے ہیں اور یہ ابھی کی بات نہیں ہے یہ بلوچستان میں بڑے عرصے سے ہوتا آ رہا ہے۔ اس کا بھی مواخذہ ہونا چاہیے۔

جناب رحیم بخش کھیتران: عام بلوچی نے کبھی بھی سرداروں کو justify نہیں کیا بلکہ ہم تو ہمیشہ سے کہتے رہے کہ یہ سردار پہلے انگریزوں کے ایجنٹ تھے اور آج پاکستانی اسٹیٹ کے ایجنٹ ہیں۔ ایک طرف ہمارے سردار ہیں اور دوسری طرف اسٹیٹ ہے۔ اس میں establishment کے وہ لوگ ہیں جو کہ پنجاب، سندھ، NWFP سے آکر وہاں پر لوکل سرداروں سے مل کر آپ کے I.G بھی رہے ہیں۔ آپ کے جو کوئٹہ کے cantonment میں لوگ رہے ہیں انہوں نے ہی ہمیشہ سے سرداروں کو empower کیا ہےاور کے نتیجے میں غریب بلوچ، غریب پشتون، غریب پنجابی اور جو وہاں پر دوسری communities رہتی ہیں وہی پس رہی ہیں، ہم نے ان کو کبھی بھی justify نہیں کیا۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you.

Mr. Sher Afgan Malik: Madam, point of order.

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی شیرافگن ملک صاحب۔

جناب شیرافگن ملک: میں نے صرف statistic کے لحاظ سے بات کرنی تھی ، انہوں نے کہا کہ عاصمہ جہانگیر اور جو international NGOs ہیں ان کے statistics دیکھنے چاہیئں ، تو پھر یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ وہ جو NGOs اور donor agencies ہیں وہ کن ملکوں میں کام کرتی ہیں اور ان کا کیا ایجنڈا ہے؟

Madam Deputy Speaker: Thank you.

Mr. Umair Farrukh Raja: Madam, point of clarification.

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی عمیر فرخ راجہ صاحب۔

جناب عمیر فرخ راجہ: ہمارے دوست نے یہ کہا کہ وہاں پر جو بلوچ ہیں وہ اسٹیٹ ایجنٹ ہیں، وہ elected member ہیں ان کے بارے میں اس طرح نہیں کرنا چاہیے اور اسٹیٹ کے بارے میں اس طرح کی بات کرنا کہ پاکستانی کوئی الگ اسٹیٹ ہے اور یہ اس کے subject نہیں ہیں، its not suitable and parliamentary language. Thank you.

Syed M. Nishat-ul-Hassan Kazmi: Madam, point of order. Sorry that I waste but its important that I raise this time. Madam, our certain very respectable members of this House, a making statements to the House rather, I mean addressing you and addressing certain other members. So, we request you please remind members that they need to address you, the first place and not other members. Thank you very much.

Madam Deputy Speaker: Thank you. Mr. Ansar Hussain.

جناب انصار حسین: شکریہ میڈم ڈپٹی سپیکر۔ ہماری حکومت نے بلوچستان کے مسائل کو حل کرنے میں ہمیشہ غفلت کیا مظاہرہ کیا ہے جو کہ ایک بہت ہی undemocratic approach ہے۔ ہمیں یہ بات نہیں بھولنی چاہیے کہ بلوچستان جسے کہ تقریباً آدھا پاکستان constitute کرتا ہے، یہ resource rich and statically significant area ہے اور اسے ہمیں کسی بھی قیمت پر بالکل نطرانداز نہیں کرنا چاہیے۔ حکومت پاکستان نے فاٹا میں تو مذہبی تنظیموں کو کے ساتھ امن معاہدے کر لیے لیکن بلوچستان میں جو political crisis ہیں اسے حل کرنے کے لیے کوئی اقدامات نظر نہیں آ رہے ہیں۔

I would not be wrong to say that the elite in Islamabad is flexible when it comes to dealing with the violent religious groups but displace an intransigent attitude towards the justified Baloch demands

حالانکہ یہ جو بلوچ کی political demands ہیں یہ ہماری جو social religious and democratic ideas ہیں ان کو contradict بھی نہیں کرتے، یہ بہت ہی justified demand ہے جس کو ہم نے from the very beginning ignore کیا ہے۔ میرے خیال میں it is high time ہم بلوچستان کے مسائل کو حل کریں تاکہ ہم بلوچستان کو بلکہ آدھے پاکستان کو ٹوٹنے سے بچا سکیں۔

پھر میں یہ کہنا چاہوں گا کہ حکومت پاکستان نے بلوچ عوام کے ساتھ پچھلے ادوار میں ناانصافیاں

ہوتی رہیں ان سے publically معافی مانگ کر بہت اچھا قدم اٹھایا بلکہ میں کہتا ہوں کہ انہوں نے تاریخ رقم کر دی لیکن محض معافی مانگنے سے مسائل کا حل نہیں ہوتا۔ اس سلسلے میں، میں چند recommendations پیش کرنا چاہوں گا۔

سب سے پہلے تو یہ کہ military action کو ختم کیا جائے۔ Military reliance بلوچستان کے مسائل کا حل نہیں ہے، افواج کو واپس barracks میں بھیجا جائے تاکہ they should got the provinces land and the nautical borders. دوسرے بلوچستان کو complete provincial autonomy بھی دے، concurrent list کو ختم کیا جائے، ان کے democratic freedom کا احترام کیا جائے، ان کے جتنے بھی detainees ہیں یا جتنے بھی missing persons ہیں ان کو آزاد کیا جائےاور جو political leaders ہیں ان کو بھی آزاد کیا جائے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ بلوچستان میں کافی حد تک political vacuum create ہوا ہے، جس کو religious یا کچھ حد تک freedom fighters extremist حل کرتے ہیں تاکہ وہاں پر ایک due political process چلے اور وہاں پر لوگ politics میں engage ہوں، ان کا democracy میں believe بڑھے۔ ان مسائل کے حل کے لیے یہ بہت بڑا tool ہے۔

پھر میں یہ کہنا چاہوں گا کہ بلوچستان کے تمام اضلاع میں media کو unhindered excess دیا جائے۔ آج کل ہم دیکھتے ہیں کہ بلوچستان کی شاد و ناظر reporting ہوتی ہے۔ Media کو unhindered excess دیا جانا چاہیے اور سیکورٹی فراہم کرنی چاہیے تاکہ

ہمیں بلوچستان کے مسائل کی مکمل طور پر آگاہی ہو۔ Development project initiate کرنے چاہئیں۔ ہمیں local ownership کو ensure کرنا پڑے گا - آخر میں، میں یہ کہوں گا کہ نیشنل اسمبلی ایک پارلیمنٹری کمیٹی بنائے to examine the cases of abuse of power by the security personals تاکہ یہ جو missing persons جیسے cases نہ آئیں اور بلوچستان میں ڈاکٹر شازیہ جیسی خاتون victim نہ بنے۔ Thank you.

Madam Deputy Speaker: Thank you.

Mr. Ahmad Noor: Madam, point of order.

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی احمد نور صاحب۔

جناب احمد نور: میڈم سپیکر! فاضل ممبر نے فاٹا کے agreement کے بارے میں بات کی ہے تو ابھی تک فاٹا میں recently کوئی agreement نہیں ہوا ہے۔ سوات میں agreement ہوا ہے۔ اس سے مجھے یہ feel ہوتا ہے کہ یہ لوگ نہیں چاہتے کہ agreement کے ذریعے امن ہو۔ Best solution agreement ہے violence نہیں ہے، اگر ان لوگوں کو violence دیکھنا شوق ہو تو میں انہیں suggest کروں گا کہ ہالی ووڈ کی action فلمیں دیکھا کریں اور اپنے طور satisfaction حاصل کرو لیکن یہاں violence نہ کرو۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: Please تشریف رکھیں۔ انہوں نے اس context میں بات نہیں کی تھی، انہوں نے کہا کہ اگر وہاں agreement ہوا ہے تو یہاں بھی ہونا چاہیے۔

Ms. Gul Bano: Madam, point of information.

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی فرمائیں۔

مس کل بانو: جب provincial autonomy کی بات ہو رہی ہے تو صرف بلوچستان نہیں بلکہ آپ تھوڑا سا یہ add کر لیں تمام provinces کے لیے یہ بات کی جائے۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Niaz Mustafa.

جناب نیاز مصطفیٰ : شکریہ میڈم۔ یہ جو resolution ہے اس میں ہم لوگ صرف پہلے حصے کو دیکھ رہے ہیں جبکہ میں پارلیمان کی توجہ اس طرف بھی دلانا چاہوں گا اور جس سے مجھے بڑی خوشی ہو رہی ہے کہ ایک بلوچ نے یہ resolution پیش کی ہے کہ اگر آپ لوگ ہمارے مسئلے حل کر دیں تو we will submit ourselves to the Pakistani law جو کہ کبھی ہسٹری میں نہیں ہوا، نہ انہوں نے کبھی بجلی کا بل دیا ہےاور نہ کبھی انہوں نے ٹیکس دیئے، وہاں free zone ہے اور وہاں گاڑیوں پر taxes بھی نہیں لگتے ہیں، تو یہ بڑی اچھی اور خوش آئند بات ہے۔ سب سے اہم بات جو کہ پارلیمان کو recommend کرنی چاہیے towards the authorities وہ یہ ہے کہ اب جو وہاں پر جنگ ہو رہی ہے اور جو حالات اس طرح کے پیدا ہو چکے ہیں تو یہ سرداروں کی نہیں بلکہ اب عوام کی ہو چکی ہے۔ وہاں کا نوجوان اس بات کو اپنے دل میں رکھ چکا ہے کہ ہم واقعی ہی deprived ہیں اور یہاں پارلیمان والے بیٹھ کر اس کو اس طرح سے highlight نہ کریں کہ صرف اور صرف قصور اس طرف کا ہے کہ جیسے پنجاب کو پاکستان قرار دیا جا رہا ہے۔ اس کے پیچھے زیادہ ان کے سرداروں کا فعل ہے جو کہ یہاں آ کر deal کرتے

ہیں اور ووٹ بیچ کر چلے جاتے ہیں او ر وہاں بیٹھ کر ان کو اکساتے ہیں کہ ایسا ہو گیا، ویسا ہو گیا۔

Mr. Rahim Bukhsh Kehtaran: Madam, point of order.

میڈم ڈپٹی سپیکر: رحیم صاحب ان کو بات complete کرنے دیں۔

جناب رحیم بخش کھیتران: مگر ایسی ہوا میں باتیں کریں گے تو فائدہ نہیں ہو گا، یہ پارلیمان کو ورغلا رہے ہیں۔ وہاں پر بجلی ہے ہی نہیں تو پھر بل کس چیز کا دیں۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: رحیم صاحب تشریف رکھیں پہلے وہ اپنی بات complete کرلیں۔ جی نیاز مصطفیٰ صاحب۔

جناب نیاز مصطفیٰ: جہاں تک army action کی بات ہے تو میں یہ کہوں گا کہ یہ حل ہمیشہ agreement کے ذریعے سے آئے۔ ہمارے پاس Ireland کی مثال موجود ہے کہ جن کو وہ دہشتگرد بھی کہتے رہے اور پوری دنیا میں بدنام بھی کرتے رہے اور وہ آخر کار table sitting پر ہی کچھ negotiation کر کے اپنے حالات کو درست کر پائے۔ اب ہمارے پنجاب کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ کسی طرح سے اپنی ہمدردیاں اور support بلوچستان والوں کو show کروائیں کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ میں کوئی criticism نہیں کر رہا تھا بلکہ rather I was going to the point to get a solution کہ ہم لوگ کسی اور جگہ پر بھی کوئی تھوڑا سا بھی مسئلہ ہو جاتا ہے تو شور کرتے ہیں، اگر عراق میں جنگ شروع ہو جائے تو یورپ والے احتجاج کرتے ہیں۔ ہم بھی یہاں پر کوئی ریلی نکال سکتے ہیں کہ missing persons کو آزاد کیا جائے

جبکہ پنجاب میں یہ trend نہیں ہو رہا، ہم نے پنجاب میں کچھ بھی ایسا نہیں کیا سوائے ہماری human rights کی تنظیمیں ہیں وہ کر رہی ہیں۔

یہاں پر ایک دوسرا سوال اٹھا کہ کس قانون کے تحت پاکستانی اتھارٹی انہیں اٹھاتی ہے۔ یہ MPO ہوتا ہے Maintenance of Public Order, 1962 ا س کے تحت ایجنسیاں ان کو اٹھاتی ہیں۔ وہ غیر قانونی نہیں ہوتا وہ قانونی ہوتا ہے but with the passage of time وہ غیرقانونی ہو جاتا ہے جس کا کہ case سپریم کورٹ میں چل رہا تھا۔ میرے جو سب سے valid points ہیں اس میں یہی کہوں گا کہ پنجاب کی طرف سے ہمدردی ہونی چاہیے، یہاں سے ایک کمیٹی بنا کر پنجاب حکومت اور فیڈرل حکومت وہاں جائے اور اس کا کوئی حل تلاش کریں۔

Madam Deputy Speaker: Thank you.

جی رحیم صاحب آپ کچھ کہہ رہے تھے۔

جناب رحیم بخش کھیتران: میں اپنی بات کروں گا کہ میں بلوچستان کے سب سے backward district Barkhan کے ایک گاؤں میں رہتا ہوں اور میں آپ کو بجلی کا بل لا کر دکھا سکتا ہوں، جو بجلی نہیں ہوتی میں اس کا بل آپ کو دے رہا ہوں۔بلوچستان میں آپ نے roads کا بہت اچھا infrastructure دیا ہوا ہے، موٹروے بنائے ہوئے ہیں او ر ہماری گاڑیاں چل رہی ہیں۔ خدا کے لیے ہمارے ساتھ ایسا مذاق نہ کریں۔

Madam Deputy Speaker: Honourable members, please be careful with the words of the sentences you are using because all us do pay tax, we do pay electricity and all other bills.

وہ بات کریں جس کہ پیچھے facts & figures & logic ہو۔ جی نیاز مصطفیٰ صاحب۔

جناب نیاز مصطفیٰ: میری کھیتران صاحب سے استدعا ہے کہ ہمیں کچھ حقیقت پسند بھی بننا چاہیے۔ ہم نے بلوچستان میں کس گاڑی پر ٹیکس دیا ہے؟

میڈم ڈپٹی سپیکر: جتنی بی registered cars ہیں at least within the Quetta region all of them have to pay tax.

جناب نیاز مصطفیٰ: بلوچستان کے کس علاقے میں ٹول پلازہ لگا ہے؟ اس حقیقت کے متعلق ہمیں سوچنا چاہیے۔

(Thumping of desks)

Mr. Rahim Bakhsh Kehtaran: Madam, point of clarification.

یہ ٹول پلازہ matteled road پر لگتے ہیں، کچے روڈ تو ہم نے خود بنائے ہیں، وہ تو لوگوں نے چل چل کر بنائے ہیں اس پر کیا ٹیکس لگے گا۔

(Thumping of desks)

میڈم ڈپٹی سپیکر: رحیم صاحب تشریف رکھیں۔ جی ضمیر ملک صاحب۔

جناب ضمیر احمد ملک: میری باری تھی لیکن وہ گزر گئی۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: آپ یہاں پر حاضر نہیں تھے۔ آپ ذرا تشریف رکھیں اور اپنے party whip سے کہیں کہ آپ کا نام دوبارہ لکھ کر دیں۔ جی وقار صاحب۔

جناب وقار نیئر: میڈم سپیکر! مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ یہ resolution جس نے کہ بڑا اچھا start لیا تھا وہ دوبارہ cyclic petty debate میں چلی گئی ہے کہ جہاں ایک طرف الزام

لگایا جاتا ہے کہ بلوچ محب وطن نہیں ہیں یا شاید وہ چور ہیں یا کچھ اس طرح ہے۔ دوسری طرف جو بلوچستان کی representation ہے وہ اور اپنے paranoia میں چلی جارہی ہے۔ So, we need to strike new ground اصل ground reality یہ ہے کہ ایک طرف یہاں پر وہی ہاتھ بلوچوں کو غدار دکھاتے ہیں جو کہ وہاں پر بلوچوں کا قتل عام کر رہے ہیں ان کو وہاں سے اٹھا رہے ہیں اور وہ ہاتھ بلوچوں کی top leadership کے ساتھ مسلسل inchoate ہیں۔ اس کے دو victims ہیں، عام غریب پاکستانی چاہے وہ بلوچ ہو، چاہے وہ پنجابی ہو، چاہے ہو کسی بھی قومیت کا ہو وہ لوگ ہیں۔ اصل میں یہ جو مسئلہ ہے establishment versus the people of Pakistan کا ہے it is not inter provincial مسئلہ۔ جب تک آپ کی establishment اپنے مفادات سے باہر نکل کر ملک اور عوام کے مفادات کے لیے کام نہیں کرے گی تب بلوچستان کا مسئلہ حل نہیں ہو سکتا۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. All the honourable members will have for a constructive debate, avoid personal criticism.

Mr. Niaz Mustafa: Madam, point of clarification.

یہ جو blue party کی طرف سے کہا جا رہا ہے کہ ہم نے بلوچستان کے بارے میں کچھ ایسا کہا ہے تو ہماری کوئی ایسی نیت بھی نہیں ہے اور ہم نے کوئی ایسے الفاظ چور یا اس قسم کے الفاظ استعمال نہیں کیے، یہ ان کے اپنے طرف سے ہیں۔ ہم تو لوگوں کی ہمدردی جیتنے کے لیے اس طر ح سے بات کر رہے تھے کہ اس حوالے سے پارلیمان کی طرف سے کچھ ایسا act

کیا جائے جس وجہ سے لوگوں کی ہمدردی اور بلوچستان کی طرف سے good message جائے۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Waqas Aalam Rana.

جناب وقاص اسلم رانا: میڈم سپیکر! میرے خیال میں debate اپنے actual topic سے کافی diverge کر چکی ہے I will just briefly state that what actually is the crux of the whole matter. Honourable Speaker یہاں پر fundamental issue پاکستانی شہریوں کے basic rights کا ہے۔ جن چار قوموں نے مل کر پاکستان بنایا تھا وہ اس basis پر تھا کہ وہ ایک constitution کے under governed ہوں گی اور وہ ایک social contract ہوگا جو کہ 73 کا constitution تھا۔ Now under that constitution its not possible at all کہ جو مرضی situation ہوکسی سیکورٹی یا گورنمنٹ ایجنسی کو کسی پاکستان law or constitution میں یہ طاقت نہیں دی ہوئی کہ وہ انہیں بغیر کسی legal recourse کے اٹھا لیں اور غائب کر لیں اور سالوں تک ان کا کچھ پتا نہ چلے۔ یہ basic fundamental right کا ایک issue ہے کہ جس پر I think ہم نے کم آواز اٹھائی ہے۔

Secondly اب ایک democratic government in power ہے اور functioning ہے، اسے ایک سال ہو چکا ہے تو we expect کہ وہ اس کے بارے میں کچھ concrete steps لیں۔ پاکستان کی جو tops intelligence agencies ہیں ISI, IB, IB, FIA and so on ان سب کے جو chiefs ہیں they report to the Prime Minister. اگر ایک سال تک اس issue

پر کچھ نہیں ہوا تو اس سے ہم probably دو draw conclusions کر سکتے ہیں کہ یا تو intelligence agencies Prime Minister کو سارے facts نہیں دے رہیں اور اگر دے رہی ہیں تو ان پر act نہیں ہو رہا۔ اس میں ایک suggestion یہ ہے کہ جس طرح کچھ عرصے پہلے D.G. ISI نے پارلیمنٹ کو Frontier operation میں briefing دی تھی اور شاید اسی قسم کی ایک اور briefing کی ضرورت ہے جہاں پر کہ intelligence agencies کے officials concerned Parliamentary Committees کے سامنے آئیں اور ان کو details بتائیں کہ اس عرصہ میں actually ہوا کیا ہے۔ ہم جو debate کر رہے ہیں کہ یہ 6000 لوگ ہیں یا نہیں ہیں۔ یہ کون بتائے گا، یہ ہماری agencies نہیں بتا سکتیں جن کو کہ actual ground facts and realities کا پتا ہے۔ جب تک یہ گورنمنٹ کوئی ایسا transparent step نہیں لے گی تو یہ issue resolve بھی نہیں ہوگا۔ Obviously Rule of Law and accountability کا بھی issue ہے کہ جن officials کے under یہ سارے actions لیے گئے ان کی accountability کرنا بہت ضروری ہے، چاہے وہ جس مرضی ایجنسی کے ہوں، سول کے ہوں یا ملٹری کے ہوں۔

بہت سے اور issues بھی raise کیے گئے کہ بلوچ سرداروں کا اور وہاں کے social system کا کیا role ہے۔ میرے خیال میں اگلی جو دو resolutions ہیں اس میں یہ discuss ہوگا but I would like to conclude on the note کہ جب تک یہ گورنمنٹ کو fundamental rights and

accountability کو enforce کرنے کے لیے concrete steps نہیں لے گی تو یہ issue resolve نہیں ہو سکتا۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Sharjeel Soomro.

راجہ شرجیل حسن سومرو: شکریہ میڈم سپیکر۔ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ جتنے بھی بلوچستان میں بلوچ قومی کارکن گم ہیں ان کو منظرعام پر لایا جائے اور اگر ان میں کوئی مجرم ہے تو ان پر Pakistani Courts میں case چلایا جائے۔ اسی طرح ہمارے سندھ میں G.A.Sindh قومی تحریک کے بہت سے قومی کارکن جو کہ گزشتہ چار پانچ سالوں سے لاپتہ ہیں ان کا بھی پتا لگایا جائے اور اگر ان میں کوئی مجرم ہے ان کو بھی Pakistani Courts میں لا کر پاکستانی قانون کے مطابق سزا دی جائے۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Hamid Hussain.

جناب محمد حامد حسین: شکریہ میڈم سپیکر۔ سب سے پہلے میں یہاں ریکارڈ کی درستگی کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں ایک ممبر نے کہا ہے کہ بلوچستان میں لوگ ٹیکس نہیں دیتے۔ بلوچستان میں ٹیکس دیتے ہیں۔ وہ جس علاقے کی وہ بات کر رہے تھے وہ فاٹا ہے اور وہاں بھی lawful ہے کیونکہ 1960 میں ایوب خان کے ساتھ والی سوات ، نواب آف دیر اور جتنے بھی predecessor ہیں ان کا معاہدہ ہوا تھا، جسے 70 سالہ معاہدہ کہتے ہیں اور جو کہ 20,30 تک applicable ہے، اس کے روح سے انہوں نے اپنی sovereignty سے withdraw کیا تھا اور state

کو of Pakistan subdue کیا تھا تو یہ وہی مراعات ہیں جو کہ اس سلسلے میں دی گئی تھیں۔ پارلیمان یا کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ پاکستان کے constitution کے حوالے سے جو مراعت فاٹا یا پاکستان کے کسی بھی علاقے کو دی گئی ہیں اس کو تنقید کا نشانہ بنائیں۔

ہمارے blue party کے ایک ممبر نے کہا کہ یہ ایک بڑی اچھی debate ہے، inter provincial ہےاور یہ diverge ہو گئی ہے۔ انہوں نے ہی اس کی diversion کی شروعات یہ کہہ کرکی تھی کہ جو لوگ missing ہیں تو سرداروں نے بھی تو لوگ اٹھائے ہوئے ہیں۔میری ان سے گزارش ہے کہ یہ انہوں نے پہلے کیوں نہیں سوچا، ان لوگوں کے لیے بھی وہ ایک الگ resolution لا سکتے ہیں اور جیسےکہ ہم fully condemn کرتے ہیں لیکن اس وقت جن لوگوں کی بات ہو رہی ہےاسی پر concentrate کیا جاتا تو زیادہ اچھا ہوتا۔

اب میں اس بات کی طرف آتا ہوں کہ یہاں جو ساری باتیں ہوئیں کہ کیا ہوا، کیسے ہوا، کیوں کرہوا اور کیا کیا وجوہات ہیں اور وجوہات بھی سب کو معلوم ہیں۔ اس کے بعد اب جو گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے وہ کیا بنتی ہے۔ گورنمنٹ کو چاہیے کہ جلدازجلد بطور جمہوریت حکومت ثبوت دیتے ہوئے اور جو مارشل لاء نے ایک trend set کیا تھا اس سے diverse کرتے ہوئے ان لوگوں کو free کیا جائے۔ اگر ہو 6000 ہزار لوگ ہیں، اگر ہو چھ ہیں اور اگر وہ ایک ہے تو یہ کوئی debate نہیں ہے کہ کتنے لوگ ہیں۔ جلدازجلد ان لوگوں کو پاکستان کورٹ میں لایا جائے اور ان کا

trial کیا جائے۔ اس سے یہ فائدہ ہو گا کہ بلوچستان میں جو writ ہے اور جو کمزور ہوتی جا رہی ہےوہ مضبوط ہو گی کیونکہ اگر ان کو کورٹس مین under the Constitution of ، try کیا جائے گا Pakistan ان کو ، اگر وہ principal ہیں، اگر نہیں ہیں تو ان کو free کیا جائے اگر principal ہیں، سزا دی جائے۔ دونوں صورتوں میں حکومت کی writ کو فائدہ پہنچے گا۔ اگر ان کو رہا کیا جائے تو یہ وہ لوگ ہیں جو کہ aware ہیں، جو کہ leadership ہے جو کہ اپنے ںحلقے میں ایک اثر رکھتے ہیں۔ اگر یہ لوگ منفی راستے کی طرف چل پڑے ہیں تو تو ان کو مثبت رستے کی طرف لا یا جا سکتا ہے۔ جس طرح میں نے ابھی ایک مثال دی ہے کہ 1960 میں ایک reconciliation کی بات کی گئی تھی ، ایک معاہدہ کیا گیا تھا، دوراندیش وہ لوگ ہوتے ہیں - ابھی ہمیں دوراندیشی کا ثبوت دیتے ہوئے ان لوگوں کو under trial لانا چاہیے -

اس کے بعد intelligence agencies کے متعلق عرض کروں گا کہ اگر ہماری intelligence agencies صحیح طور پر act نہیں کریں گی تو پھر foreign intelligence agencies اس صورت حال کو exploit کریں گی تو میں اس ایوان کی طرف سے حکومت پاکستان سے یہ استدعا کرتا ہوں کہ ان لوگوں کو جلد از جلد رہا کیا جائے۔ اور ان پر عدالتوں میں مقدمہ چلایا جائے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ، ضمیر احمد ملک۔

جناب ضمیر احمد ملک: بہت بہت شکریہ سپیکر صاحبہ۔ سب سے پہلے تو میں ان دوستوں سے معذرت

چاہتا ہوں بلکہ بہت ہی واضح الفاظ میں معافی مانگتا ہوں کہ جنہوں نے یہ سمجھا کہ شاید ہم نے پنجاب پر attack کیا، ایسی بات نہیں ہے- ہم نے حقیقت بیان کی اور پھر معافی بھی مانگتے ہیں لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ سوچیں ، 1970 کی دہائی میں جی ایم سید جو قائد اعظم محمد علی جناح کا ساتھی تھا، وہ جو ایم سید جس نے پاکستان بنانے میں ایک کردار ادا کیا تھا قائد اعظم کے ساتھی سات تھا وہی جی ایم سید 1970 کی دہائی میں آتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے سندھو دیش چاہیے اور تیس سالوں سے سندھ میں سندھو دیش کا نعرہ لگ رہا ہے - بلوچستان میں صرف missing persons کی بات نہ کریں ، میں کہتا ہوں کہ ذوالفقار علی بھٹو نے 1973 میں کیوں operation کرایا جب یہ نیا نیا صوبہ بنا تھا- تو یہ آج کی بات نہیں ہے بلوچ اس وقت سے اپنا حق مانگ رہے ہیں- اور ان persons کے بارے میں کہتے ہیں کہ ان کو عدالتوں میں لے کر آئیں- میں کہتا ہوں کہ عام معافی کا اعلان کریں ، سیاستدانوں کے لیے NRO آ سکتا ہے تو پھر بلوچوں کے لیے بھی عام معافی کا اعلان ہو سکتا ہے- جناب والا! میں یہ بھی کہتا ہوں کہ آپ نے دیکھا کہ بلوچستان کے اندر کبھی کسی سیاسی پارٹی کو ابھرنے کا موقع نہیں دیا گیا کیا وجہ ہے کہ جمیعت العلمائے اسلام وہاں سے ووٹ لیتی ہے ، بی این پی لیتی ہے ، بی این پی عوامی لیتی ہے، نیشنل پارٹی لیتی ہے لیکن مسلم لیگ (ن)، پیپلز پارٹی نہیں لے سکتی تو وہ جو ہم بات کرتے ہیں کہ اس صوبے کو ان صوبوں کی لیڈرشپ سے تکلیف ہے ، ہم اس وجہ سے بات کرتے ہیں کہ ہم نہیں کہتے کہ پنجاب کا قصور

ہےیا سندھ کا قصور ہے- قصور ہے تو پنجاب کی لیڈرشپ کا ہے، قصور سہے توسندھ کی لیڈرشپ کا قصور ہے جو وزارت عظمیٰ میں رہے لیکن بلوچستان میں انہوں نے کوئی development نہ کرائی تو اب بجائے اس کے کہ ان کو کورٹس میں لایا جائے ان کو release کیا جائے جس ایجنسی کے پاس بھی ہیں اور اس کے بعد ان کے لیے عام معافی کا اعلان کیا جائے اور جس طرح سےپنجاب سے گیس نکل رہی ہے ، پنجاب کی گیس مہنگی ہے ، بلوچستان سے گیس نکل رہی ہے وہ گیس سستی ہے - بلوچوں کو اس کی بھی سمجھ نہیں آتی کہ ہمارے ہاں جو گیس نکل رہی ہے اس کی قیمت کم کیوں لگتی ہے تو اس پر بھی بات ہونی چاہیے -

اس کے علاوہ وہاں جو گوادر پورٹ بنی ہے وہ زمین خرید لی گئی- بلوچوں کو اس پر بھی تکلیف ہے کہ ہماری زمین ہم سے خرید لی گئی اور آج وہی زمین --

جناب عثمان علی: Point of order - ہمارے فاضل ممبر پچھلے Calling Attention Notice میں بھی موضوع سے بہت دور چلے گئے تھے اور اس قرارداد میں بھی main subject سے بہت دور جا رہے ہیں اور بار بار repetition کر رہے ہیں اس لیے ازراہ کرام اس کا نوٹس لیں تاکہ precious time of the House بچایا جا سکے-

Madam Deputy Speaker: OK. Please stick to the topic.

جناب ضمیر احمد ملک: جناب والا! یہ جو مسئلہ ہے اس کا بلوچستان کے ہرمسئلے سے تعلق ہے- اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ deviation ہو رہی ہے ، اصل مسئلہ یہی ہے

کہ مسئلہ ایک نہیں ہے ، مسئلے بہت سارے ہیں تو آپ کسی ایک مسئلے کو حل کر دیں گے تو باقی مسئلے جب تک حل نہیں ہوں گے -- اگر یہ release ہو بھی جائیں تو کیا وہاں پر جو تحریک چل رہی ہے وہ بند ہو جائے گی، نہیں ہوگی کیونکہ اصل بات کی طرف آئیں کہ ان کو حقوق دے دیں - وہ release ہو جائیں تو ان کو حقوق دے دیں - آخر میں میں پھر کہوں گا کہ ایک multi party جرگہ بلایا جائے اور ان سے پوچھا جائے کہ تمہارے کیا مطالبات ہیں اور NFC Award اس سے چونکہ سندھ اور بلوچستان کو اچھا خاصہ حصہ ملتا ہے تو دونوں صوبوں کو قربانی دینی چاہیے ، بڑے پن کا اظہار کرنا چاہیے اور اگر بلوچستان کو پانچ فیصد ملتا ہے اس بجائے دس فیصد ملے گا تو وہاں کچھ محرومیاں ختم ہوں گی بہت بہت شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you very much. Honorable Essam Rehmani.

جناب محمد ایصام رحمانی: Thank you respected Speaker -

ہمیں اپنوں نے لوٹا غیروں میں کہاں دم تھا۔ میری کشتی وہاں ڈوبی جہاں پانی کم تھا۔

جناب والا! بلوچ غدار نہیں ہیں، ہم غدار ہیں۔ بلوچ کبھی غدار تھے ہی نہیں شاید ہم ہی غدار تھے۔ میں اسی پوائنٹ سے شروع کرتا ہوں اور اسی یعنی missing persons پر ہی رہوں گا- Missing persons کے حوالے سے سب سے پہلے میں بتاتا چلوں we have seen that people talk continuously about the secret services and the agencies of Pakistan, not just have torture cells in Pakistan but outside Pakistan. ہماری جو allied Muslim

it ہوگیا countries Saudi Arabia, Kuwait, Egypt is a very shameful act. We all know where the missing people are and we do not talk about it. of course, those are ہیں solutions اس کے لیے جو very broad based which I have grasped today. These are that the government should take them to the court instead of making decisions on their own. ہماری body judiciary کو violate نہیں کیا جانا چاہیے۔

دوسری چیز یہ ہے کہ میں تھوڑا سا پہلے والے Calling Attention Notice میں بھی جاوں گا جس کے بارے میں شاید ہم نے زیادہ pay attention نہیں کی۔ I am talking about Mr. John Solaki, it is also a matter of concern and I think that government کو غیر مشروط طور پر مسٹر جان کی رہائی کرنی چاہیے اور اس کے لیے کوششیں کرنی چاہیئں ۔ International person's security should be increased یہ بہت essential issue ہے۔ اس کی importance ہم realize the future down کریں گے۔

Other than that, before I leave much has been said about it. It was a constructive debate. The resolution again makes sense and government should take steps for the release of missing persons. Before leave میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ it is an honor and a sense of inspiration to have the Deputy Speaker of the Youth Parliament from Balochistan. And it should be a source of inspiration for the entire Youth Parliament.

Madam Deputy Speaker: Thank you.

جناب عثمان علی: ہم لوگوں نے اپنے بزرگوں، جن لوگوں نے بڑی مشکلوں سے اس ملک کو حاصل کیا تھا بار بار ایک dialogue سنا تھا ، اس کو ایک شعر میں سمجھ لیں۔

ہم لائے تھے طوفان سے کشتی نکال کر -

اس ملک کو میرے بچو رکھنا سنبھال کر

تو یہ ہمارا کام ہے ۔Thank you.

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honorable Ahmad Ali Babar.

جناب احمد علی بابر: (وزیراعظم) Thank you Madam Speaker. میں نے اپنی پارٹی کی پالیسی Calling Attention Notice میں واضح کر دی تھی لیکن ایک sharp difference ہے جو میں یہاں پر بتانا چاہتا ہوں کہ یہاں پر international persons who have been kidnapped ان کی security increase کرنے کے بارے میں ہے۔ ہماری پالیسی جس میں ہم نے بلوچ لوگ چاہے وہ مسلح جدوجہد کا راستہ اپنا رہے ہیں یا وہ پاکستان کی آئینی حدود میں رہ کر negotiations کر رہے ہیں، ہم ان سے بات کریں گے اور بلوچستان کی فضا کو ایسا کر دیں گے کہ خواہ international persons ہوں یا پاکستان کے سیاستدان ہیں یا وہ فوج کے جنرلز ہیں؛ ان کو security کی ضرورت ہی نہ پڑے بلکہ بلوچ لوگوں کے ساتھ ایک اچھے طریقے سے آگے جا سکیں۔ تو ہماری پالیسی اس پر rotate کرے گی بجائے اس کے کہ صرف سیکیورٹی فراہم کی جائے اور چھاونیاں بنائی جائیں۔ ہم ایک اچھی فضا پیدا کریں گے جہاں پر سیکیورٹی کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔

تو میڈم سپیکر ! یہاں پر ہمارے ایوان کے اندر ایک consensus develop ہو گیا ہے اس لیے اس پر ووٹنگ کرائی جائے تاکہ ہم اس قرارداد کو پاس کر سکیں۔ Thank you Madam Speaker.

جناب محمد ایصام رحمانی: پوائنٹ آف آرڈر۔ سیکیورٹی کی ضرورت نہ پڑنے کی definition تھوڑی سی explain کردیں وزیر اعظم صاحب تو مہربانی ہوگی۔

جناب احمد علی بابر: Thank you Mr. Essam Rehmani سیکیورٹی نہ increase کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ایک ایسی long term policy بنائی جائے جس طرح ہم نے ایک multiparty جرگے کی بات کی، جس طرح کہ عرفان صاحب نے ان سے negotiations کرنے کی بات کی۔ جس طرح کہ بلیو پارٹی اور گرین پارٹی کے ممبرز نے بھی ان لوگون کو ان کے حقوق دینے کی بات کی کیونکہ سیکیورٹی کو ضرورت تب ہی پڑتی ہے جب لوگوں کے پاس حقوق نہ ہوں اور وہ deprived ہوں - جن لوگون کے پاس ان کے حقوق ہوں گے اور وہ content ہوں گے وفاقی حکومت کے ساتھ تو کسی کو سیکیورٹی کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی اور ہم عام شہری کی طرح بلوچ لوگوں کے اندر گھل مل سکیں گے۔ بہت شکریہ۔

Mr. Ahmed Javed: On a point of clarification Madam Speaker. I just wanted to ask the honorable Prime Minister that جب تک یہ long term solution successful نہیں ہوتا تب تک ان کی کیاپالیسی ہوگی، تب تک بھی سیکیورٹی مہیا نہیں کی جائے گی؟

جناب احمد علی بابر: Madam Speaker ان کی بات بالکل ٹھیک ہے - تب تک ہم سیکیورٹی فراہم کریں گے اور کوشش کریں گے کہ کسی بھی صورت ان لوگوں کو نہ اٹھایا جائے کیونکہ یہ پاکستان کے international image کا مسئلہ ہے اور اس میں تو بات کہے بغیر جاتی ہے کہ ہم کبھی بھی ایسا سوچ نہیں سکتے کہ ان لوگوں کو سیکیورٹی مہیا نہ کی جائے لیکن بجائے اس کے ہم shortest solution کی بات کریں ہم انشا اللہ تعالیٰ ایک ایسا long term solution بنائیں گے جس کے اندر بلوچ لوگوں کو ایک national integration phase میں داخل کرسکیں گے- Thank you madam Speaker.

Madam Deputy Speaker: Thank you very much. Now I put the resolution to the House.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The resolution is adopted. We move to the next item on the agenda which is again a resolution by Mr. Sadan Nasir, Mr. Irfan Haider and Mr. Asad Asghar Janjua.

Mr. Muhammad Sadan Nasir: Thank you Madam Speaker. I beg to move that this House is of the opinion that vocational training programmes should be started immediately for the youth of Balochistan in order to provide them with skills required to avail job opportunities emerging as a result of mega projects in Balochistan.

محترمہ سپیکر صاحبہ، بلوچستان میں اس وقت مختلف
mega projects اور چھوٹے پروجیکٹس چل رہے ہیں ان
میں Gawadar deep sea port, Makran coastal high
way, Syndic copper and gold mines, Quetta water
supply scheme اور دوسرے چھوٹے marble and
mineral projects چل رہے ہیں۔ ان پروجیکٹس کے
نتیجے میں امید کی جاتی ہے کہ thousand of jobs
will emerge which benefit the Baloch youth.
لیکن بلوچستان کا education infrastructure or
education system اس قابل نہیں ہے کہ وہ ان
نوجوانوں کو وہ skill provide کر سکے جس کے
نتیجے میں وہ یہ opportunities avail کر سکیں۔
میں یہاں کچھ statistics بتانا چاہوں گا ۔
بلوچستان میں literacy rate according to
government's statistics is 31%. اور اس وقت
بلوچستان میں poly technique institutes are only
7 as compared to Punjab where there are more
than 350 institutes. ان سات institutes میں صرف
ایک women vocational training institute ہے جب
کہ پنجاب میں ۱۱۰ سے زائد women vocational
training institutes ہیں۔ Sixty seven per cent of
schools have no proper buildingجب کہ صوبے میں
صرف 7 higher education universities ہیں جن میں
سے are public sector and only one private
sector ہے۔ان 6 public sector universities میں
صرف ایک میڈیکل کالج ہے ۔ 92% of Balochistan
districts are classified as highly deprived. اس
کے علاوہ population 25% کو بجلی کی access نہیں
ہے ۔ جناب والا! ان حالات میں یہی تجاویزدی جا سکتی

ہیں کہ حکومت کو immediate basis پر صوبے میں vocational training institutes کھولنے چاہیئں اور صرف urban areas کو focus نہیں کرنا چاہیے بلکہ rural areas کو بھی focus کرنا چاہیے اور سب سے پہلے ایک conduct study research کرنی چاہیے جس سے identify ہوں کہ وہ کون کون سے areas ہیں جن کے مواقع بلوچستان میں available ہیں۔

Independent researchers نے بلوچستان میں research کو تو پتا چلا کہ electrical and mechanical maintenance, marble work, metal work, wood work اور material study میں ہی صرف اس سے زیادہ opportunities ہیں کہ بہت سارے نوجوانوں کو job opportunities مل سکتی ہیں۔ اس کے علاوہ ان initiatives سے نہ صرف بلوچستان کی economic condition بہتر ہوگی بلکہ youth energies will be diverted towards development processes rather than anti development processes. ہم سب جانتے ہیں کہ بلوچستان میں اس وقت آزادی کی جو تحاریک چل رہی ہیں ان میں youth کا بہت بڑا عمل دخل ہے - اس کے علاوہ میں یہاں جرمنی کی ایک مثال دینا چاہوں گا کہ after world war two جب ان کی economy بہت down ہو چکی تھی تو انہوں نے اپنے جرمن ماڈل میں vocational training as back bone رکھی تھی اور اس کی بنیاد پر ہی آج جو ان کی economy boost up ہوئی دوسری جنگ عظیم کے بعد اس میں vocational training کا بہت بڑا ہاتھ ہے - تو میں یہی تجویز دوں گا کہ حکومت کو

initiative لینا چاہیے اور یہ immediately step start کرنا چاہیے ۔شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: مسٹر احمد جاوید۔

جناب احمد جاوید: شکریہ میڈم سپیکر۔ بہت positive resolution ہے جو سامنے لائی گئی ہے اور یہاں پر it is very important to recognize that پہلے بہت باتیں ہوئی ہیں جو کہ بلوچ youth کی بہت genuine demand ہے کہ job opportunities in the projects which are being initiated in Balochistan are not being provided to the Baloch youth. یہ قرارداد ان کے basic cause کو address کرتی ہے.which is very good بلکہ ہم تو ایک step further جائیں گے کہ institutionalize جو آپ کی main stream education ہے اس کو بھی اسی طرح promote کیا جائے لیکن اس میں جو چیزیں recognize کرنے کے لیے ہیں اور جو important چیزیں ہیں وہ یہ ہیں کہ سب سے پہلے آپ کو اس issue کے اندر tribal leaders کا اور جو ایک tribal system ہے اس کا element consider کرنا چاہیے اور آپ کو یہ understand کرنا چاہیے کہ what is the role of tribal system and the tribal leaders in preventing the establishment of these institutions اور اس کی طرف address کرنا چاہیے کہ کس طرح اس issue کو tackle کیا جا سکتا ہے تو current situation کے اندر I think اس میں جو جو suggestions میں پیش کروں گا ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ confidence building measures should initiated that tribal elders who are a bit away from main stream ان کو واپس main stream میں

لانے کے لیے جس طرح missing persons کا مسئلہ ہے یا ان کے major leaders کی گرفتاری کا مسئلہ ہے، ان کو رہا کیا جائے so that a certain environment of confidence and trust can be built. Secondly, جو stakeholders in Balochistan who have shown that they are progressive and they would support such initiative, such as Mahmood Khan Achakzai, such as the Jamali, they should be put in a position that وہ ایک mediating role میں اس میں they should be put at the fore front.

دوسرا role which is very important and which should be recognized that is the role of provincial government. اس وقت بلوچستان کے اندر sadly جو TEVTA which falls under the provincial government its performance is least effective in terms of all four provinces and it infact that National Vocational and Technical Education Commission which is running the most of vocational training institutions in Balochistan تو اس وقت جو دوسری اہم چیز ہے وہ یہ ہے کہ وہ حکومت جس میں quality education کے department کا بھی ایک علیحدہ وزیر ہے اس کو سوال کیا جائے کہ what is their role and what are they doing to ensure the betterment of the people of Balochistan.

تیسری تجویز میں یہ دینا چاہوں گا کہ ان جو vocational educational institutes سے graduates آئیں to ensure that job

opportunities should be available for them. There should be a certain quota system developed within all projects that are initiated in Balochistan that a certain percentage must be given to the people from Balochistan for their employment.

آخری چیز میرے خیال میں جو اگلا resolution زیادہ address کرے گا اس میں میں زیادہ تفصیل میں نہیں جاؤں گا کہ صوبائی حکومت کی educational grant coming directly from the Federal Government should be enhanced so that before we go into issues such as NFC Award which are much more complex, a direct initiative should be taken by the Federal Government to increase the education grant for the province of Balochistan.

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honorable Irfan Haider.

جناب عرفان حیدر: شکریہ میڈم سپیکر۔ ہر ملک کی جو development ہوتی ہے اس کے اندر main چیز resources نہیں ہوتےmain چیز human capital ہوتی ہے اگر آپ کے پاس resources ہوں گے لیکن آپ کو یہ نہیں پتا کہ ان resources کو استعمال کیسے کرنا ہے تو آپ develop نہیں کر سکتے۔ اس لیے اس قرارد میں ہمارا main focus یہ ہے کہ پہلے ہم youth of Balochistan کو vocational training programme کے ذریعے ان کے skill develop کریں ۔ اس کے بعد بلوچستان میں جو on going mega projects ہیں ان

میں وہ help کرسکیں اور ان کے اندر ان کو jobs مل سکیں۔

دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہماری حکومت میں skill development council ہے جہاں پر short term skill development programmes چلتے ہیں لیکن وہ صرف پنجاب، سندھ اور سرحد تک محدود ہیں تو میں چاہوں گا کہ حکومت اس کو بلوچستان میں بھی لے کر آئے تاکہ training programmes وہاں بھی ہو سکیں۔Thank you so much.

میڈم ڈپٹی سپیکر: جناب محسن سعید صاحب۔

جناب محسن سعید : شکریہ میڈم سپیکر۔ Resolution کے mover نےجو facts and figures دیے ہیں میں ان کو repeat نہیں کرنا چاہوں گا۔ میں صرف یہ کہنا چاہوں گا کہ National Education Census 2007 کے مطابق vocational training programme میں خواتین کی نمائندگی 38% ہے جبکہ males کی 62% ہے ۔ حکومت کو چاہیے کہ اس میں خواتین کی نمائندگی کو بڑھانے کے اقدامات کرےکیونکہ formal education حاصل کرنے میں ان کو کافی زیادہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اس سےبڑا فائدہ ہوگا کہ خواتین جو دور دراز علاقوں میں رہتی ہیں اور جن کا تعلق پسماندہ طبقے سے ہے وہ مفید ہنر سیکھ کر بہتر زندگی کی طرف آ سکیں گی۔ اس کے علاوہ ان کے لیے زیادہ vocational training centres قائم کیے جائیں کیونکہ ان علاقوں میں زیادہ تر خواتین اور مردوں کا اکٹھا کام کرنا پسند نہیں کیا جاتا۔اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ کم وقت میں ہمیں بہترین human capital میسر آئے گا اور روزگار کے مواقع بڑھیں

گے اور بےروزگاری کم ہوگی۔ اس میں سب سے اہم چیز یہ ہے کہ مارکیٹ کی ضروریات جیسے گوادر sea port اور اس طر ح کے جو دوسرے پروجیکٹس ہیں کوئٹہ واٹر سپلائی وغیرہ، ان میں مارکیٹ کی ضروریات کے مطابق اس کو مدنظر رکھ کر skilled manpower تیار کی جائے تاکہ ایسا نہ ہو کہ ہمارے وسائل نہ ہوں۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: جناب اسد اصغر جنجوعہ۔

جناب اسد اصغر جنجوعہ: شکریہ میڈم سپیکر۔ Vocational training programmeکے حوالے سےبات کافی مثبت انداز مین جا رہی ہے - اس میں ہمیں یہ چیز دیکھنی چاہیے کہ vocational training programmes اگر ہم بلوچستان مین سٹارٹ کرتے ہیں تو کیا ان vocational training programmes کو چلانے کے لیے ہماری پاس مشینری موجود ہے اور خاص طور پر اگر وہ مشینری موجود ہے اور وہ بلوچستان سے ہے تو ان لوگوں کو bind کرنا چاہیے کہ وہ جا کر اپنے اپنے علاقوں مینserve کریں کیونکہ یہ مسئلہ سب سےپہلے بلوچیوں نے حل کرنا ہے کہ انہوں نے کیسے اپنے بلوچستان کو ترقی دینی ہے تو جب تک بلوچ خود آگے نہیں بڑھیں گے یہ کام نہیں چلے گا۔

اس کے علاوہ vocational educational training programme تیار کیے جائیں ان میں جیسے میرے بھائی نے کہا کہ خواتین کی نمائندگی ہو تو خواتین کی نمائندگی بہت ضروری ہے لیکن خواتین کو ان کے اندر لانے کے لیے میںawareness بلوچستان میں لانی پڑے گی کیونکہ backward areas ہیں اور یہ صرف بلوچستان کا مسئلہ نہیں بلکہ پورے پاکستان میں

ایسا ہی ہے کہ پسماندہ علاقوں میں عام طور پر خواتین کو subdue رکھا جاتا ہے اور ان کی تعلیم پر اعتراض کیا جاتا ہے تو اس کے ساتھ ہمیں ایک awareness بھی لانی چاہیے کہ جو scholarship programmes وہ ان کو ادھر دینے چاہیئں اور scholarship programmes صرف بلوچستان میں ہی نہ ہوں بلکہ تمام صوبوں کو بھی bindکرنا چاہیے کہ وہ اپنے institutes میں جہاں پر بھی بلوچستان کا کوٹہ ہے ان کو scholarships دیں تاکہ ان کی امداد ہو سکے۔ میں مثال پیش کروں گا کہ National Textile University میں پورے بلوچستان کے لیے just 50 seats ہیں تو اگر ان quotas کو بڑھایا جائے اور وہ تقریباً self finance basisپر ہیں تو کیونکہ وہ afford نہیں کر سکتے تو ان کو scholarships دیے جائیں تاکہ وہ تعلیم کی طرف آئیں اور professional fields کی طرف آئیں تاکہ بلوچستان کا کچھ فائدہ ہو سکے۔ شکریہ میڈم سپیکر۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب نیاز مصطفیٰ۔

جناب نیاز مصطفیٰ: شکریہ میڈم سپیکر۔ میرے فاضل دوست نے اس حوالے سے بات کی ہے کہ بلوچستان میں vocational training programmes شروع کیے جائیں تو یہ بڑی اچھی بات ہوگی کہ شروع کیے جائیں لیکن پہلے ہمیں اس کے لیے grounds بنانی پڑیں گی اور وہ یہ ہوں گی کیا کہ بلوچستان کے لوگ یہ چاہتے ہیں، اگر چاہتے ہیں تو کس قسم کے ادارے چاہتے ہیں اور پھر ان پر implementation کس طرح سے ہوگی کیونکہ اس وقت بلوچستان میں حالات ایسے نہیں ہیں کہ وہاں کوئی اس قسم کے ادارے قائم کرکے یہ پروگرام

شروع کر دیے جائیں، بہرحال یہ اچھا پروگرام ہے لیکن اس کے لیے کوئی کمیٹی قائم کی جائے جس میں یہ پورے grounds بنائے جائیں اور اس کے پورے رولز بنائے جائیں کہ کس طرح سے جا کر implement کریں گے اور کون سے لوگوں، بلوچیوں کو اعتماد میں لے کر ان پروگراموں پر عملدرآمد کیا جائے گا ورنہ یہ ناقابل عمل رہیں گے۔ Thank you very much.

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب اللہ دتا طاہر۔

جناب اللہ دتہ طاہر: شکریہ میڈم سپیکر۔ سب سے پہلے میں یہ کہنا چاہوں گا کہ اس قرارداد میں اگر تھوڑی سی addition کر دی جائے کہ جہاں پر یہ لکھا ہوا ہے کہ Youth of Balochistan in order to provide them with skills required to avail job emerging opportunities تو یہاں پر اگر ہم کردیں کہ job opportunities and start small business to meet the requirements of the society کیونکہ ہم نے ایک vocational training programme کے بارے میں کہا ہے تو ہمیں جو ٹریننگ دی جاتی ہے تو اس کا basically motive یہ ہے کہ to meet the needs of the society ہم small business start کرنا چاہتے ہیں - اس میں ایک مسئلہ یہ آتا ہے کہ لوگوں کے پاس پیسہ نہیں ہے وہ کاروبار کیسے شروع کریں تو اس کےلیے یہ ہے کہ اس کے لیے اتنے زیادہ amount میں capital required نہیں ہوتا جس سے ہم vocational training دیتے ہیں جیسا کہ اس میں میں کچھ پروگرامز کا ذکر کرنا چاہوں گا کہ vocational training میں poultary farm management, poultary

disease management, fishries farm management, sewing and stitching cattle herd management, یہ سارے پروگرام ہیں اور تقریباً تیس programmes کے قریب NAVTECH نےپروگرام شروع کیے ہیں تو اس کے لیے اس میں اگر یہ ترمیم کر دی جائے تو یہ بہت اچھا ہوگا۔

دوسری اسی سے relevant بات ہے کہ جیسے resolution movers نے یہ کہا جرمنی کی economy vocational training دلانے سے strong ہوئی تو ان کے پاس ایک marketable knowledgeہوگا، ان کے پاس ایک experience ہوگا، ان کے پاس skills ہوں گے تو they can increase capital generation اس سے ہمارے بلوچستان کی economy strong ہوگی اور اس کے لیے میں ایک measure دینا چاہتا ہوں کہ جیسے میں NAVTECH میں national vocational and technical education commission ہے تو ہماری تعلیمی پالیسی جو 30th March کو announce ہونے لگی ہے تو جیسے کہ ہم نے پہلے ایک education policy prepare کی ہے اور اس کے ساتھ ہم vocational training کی تجویز بھی ہم انشا اللہ بھیجیں گے تو اس سے یہ ہوگا کہ پالیسی میں ہی یہ بات ہوگی کہ بلوچستان میں یہ پروگرام start ہوں گے اور best wishes for Balochistan regarding this.

Thank you.

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب معین اختر۔

جناب محمد معین اختر: شکریہ میڈم سپیکر۔ بہت اچھی قرارداد ہے اور ہماری بحث بھی بہت اچھے انداز مین آگے بڑھ رہی ہے - میں صرف کچھ تجاویز دینا

چاہوں گا کہ بلوچستان میں جو اس کے 29 اضلاع ہیں ان میں ضلع کی سطح پر training institutes بنائے جائیں- دوسری بات یہ ہے کہ بلوچستان میں ایک engineering university قائم کی جائے جس میں وہ تمام شعبے قائم کیے جائیں جن کی گوادر اور جو دوسرے میگا پروجیکٹس ہیں کی ضرورت ہیں specifically ان کے اوپر جس طرح میرے فاضل دوست نے بات کی تھی ، سادان ناصر صاحب نے جس شعبوں کا نام لیا تھا تو ان شعبوں میں تعلیم کے لیے بلوچستان میں ایک یونیورسٹی قائم کی جائے- وہاں پر انڈسٹری کو فروغ دیا جائے اور جو لوگ وہاں پر انڈسٹری کو فروغ دیں ان کو bound کیا جائے کہ وہاں 60% employment وہاں کے مقامی لوگوں کو دیں گے- چوتھی بات یہ ہے کہ میں یہاں پر یو اے ای کی مثال دینا چاہوں گا کہ وہاں پر جا کر جو لوگ سرمایہ کاری کرتے ہیں ان کا 49% share ہوتا ہے اور 51% share دوبئی یا دوسرے عرب امارات کے مقامی لوگوں کا share ہوتا ہے - بلوچستان میں بھی یہی حکمت عملی بنائی جائے کہ وہاں جو بیرونی سرمایہ کار آئیں ان کو آپ 49% share دیں چاہے وہ چین ہو یا امریکہ ہو، کوئی بھی ملک ہے 49% ان کو دیں اور 51% share بلوچیوں کو دیا جائے- بہت شکریہ-

جناب اسد اصغیر جنجوعہ: Point of information, Madam Speaker. میں صرف inform کرنا چاہوں گا کہ بلوچستان میں اس وقت خضدار میں ایک engineering university کام کر رہی ہے لیکن اس کے علاوہ مزید یونیورسٹیوں کی ضرورت ہے- شکریہ-

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ- جناب شہباز ظہیر-

Mr. Shahbaz Zaheer: Thank you Madam Speaker. I was actually very taken aback when I went to the stretch of Balochistan as compared to the rest of Pakistan. But more of that I was ashamed, it fell to me for a moment that either Balochistan is not part of Pakistan. The stretch that has already been presented. Balochistan presenting 4 per cent of the land with 5 per cent of the population and the population density being very less. But at the same time, let us assume for a second, we all youth parliament members sitting right here that instead of this beautiful ceiling we are sitting without shelter, instead of all the spot light we are sitting without electricity. It is actually very shameful. I would just come back to the resolution. There should not be any two points towards this. It is a very good resolution. The vocational training programme is a very short term solution to it and you can have immediate economic growth towards the province individually and towards the country at large. Vocational training programme can at the same time give semi skilled and skilled man power. Moreover to that the major portion of the man power can be trained through craftsman training scheme and apprenticeship training programmes. At the same time, I would like to stress upon that the vocational programme should specialize more on

the coming mega projects, the requirement of their job description and job specification with the present vocational training programme rather than a general vocational training programme. It should be more specialized towards the exact mega projects those are coming up.

Moreover to that of course, the Balochs should have the pre-emption rights than the rest of the country i.e. Punjabis, Sindhis, they should be given a pre-emption right over all these job that are available. But what more important to that is that it should be done in a fast start basis because a mega project has already arrived and the vocational training programme has not been set up, it is not going to be of any use towards the Balochis. So, what is more important is that this vocational training programme should be set up on a fast start basis. I think, this start for has come up with a top class resolution and we should go about it. Thank you very much Madam Speaker.

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honorable Gul Bano.

محترمہ گل بانو: شکریہ میڈم سپیکر۔ Vocational Training Programmes پر ہم پہلے بھی کئی مرتبہ بات کر چکے ہیں۔ اس سے ہم اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس قرارداد کو بہت زیادہ accept کرتے ہیں اور امید ہے کہ حکومت بھی اس طرف ذرا توجہ دے گی جیسے میں آپ کو یہاں سنگاپور کی ایک مثال دینا چاہوں گی کہ

سنگاپور میں vocational and technical institutes
کے ذریعے man power کو upgrade کیا گیا اور
آج سنگاپور ترقی یافتہ ممالک کے فہرست میں شامل
ہوتا ہے - جہاں تک صوبائی حکومت سے امید کی
جائے کہ وہ اس سلسلے میں کوئی کام کرے تو ان سے
تو امید کی توقع نہیں رکھی جا سکتی کیونکہ
recently Balochistan's deficit is around 1500
billion. لیکن یہاں پر ایک تجویز دی جا سکتی ہے کہ
اس وقت صوبائی اسمبلی میں total 65 members ہیں
ان میں 64 ministers ہیں تو وہ جو ایک رہ گئے ہیں
اگر انہیں vocational and training institutes کا
وزیر بنا دیا جائے تو شاید پھر کوئی رہ جئے گی
کہ شاید ایک یا دو vocational institutes and
technical training centers بن سکیں

اس کے ساتھ ایک تجویز یہ بھی ہے کہ جہاں سندھ
کے اندر youth training development programmes
ہو رہے ہیں جو کہ US Aid کے through چل رہے ہیں تو
اس طرح کے پروگرامز بلوچستان کے اندر بھی شروع
ہونے چاہیئں - سندھ میں ایک پیکیج دیا گیا ہے
جس میں students per month 4000 Rupees کو دیے
جاتے ہیں just to motivate them to join these
type of vocational and technical institutes تو
اس طرح بلوچستان میں بھی motivate کیا جا سکتا ہے
وہاں کے نوجوانوں کو-

Unemployment کو آپ ایک بہت بڑی بیماری کہہ
سکتے ہیں اور terrorism کے factor جب آپ دیکھتے
ہیں تو ان میں سب سے top پر unemployment آتی ہے-
پاکستان میں دہشت گردی خاص طور پر بلوچستان میں

جس طریقے سے یہ بڑھ رہی ہے یا anti Pakistan activities بڑھتی جا رہی ہیں جن میں بلوچستان کے نوجوان involve ہیں تو اس میں ان پر بھی ہم الزام نہیں لگا سکتے کیونکہ جب بےروزگاری ہوگی اگر ہر مہینے آپ کو دس ہزار روپے اس طرح کی instability کرنے کے لیے ملیں تو میرے خیال میں ان کے لیے یہ کوئی کم amount نہیں ہے۔ تو بلوچستان کی Youth کو ایک صحیح سمت میں گامزن کرنے کے لیے بہت ضروری ہے کہ vocational and technical training programme کی طرح توجہ دی جائے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: جناب رفیق وسان۔

جناب محمد رفیق وسان : شکریہ میڈم سپیکر۔ یہاں پر بلوچستان کی youth کی mainstreaming کی بات ہو رہی ہے through the vocational and technical training programme. Last session میں بھی vocational trainingکے حوالے سے ایک قرارداد آئی تھی تو میرے خیال میں Youth کےحوالے سے vocational and technical training programme بہت ضروری ہے۔ اس حوالے سے میں یہاں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ vocational technical training programmes lauch کیے جائیں اور implement کیے جائیں اور نوجوانوں کے لیے employment generateکے حوالے سے مگر بلوچستان کے کیس کے حوالے سے میں یہ کہنا چاہوں گا کہ سب سے پہلےبے شک vocational and technical programmes شروع کیے جائیں مگر وہاں کی جو عام تعلیم کا جو literacy department ہے سب سے پہلے اس کو بہتر بنایا جائے تاکہ اگر عام تعلیم کی کوالٹی اور اس کی improvement نہیں ہوگی تو

میرے خیال میں vocational training second step پر آتی ہے کیونکہ primary education سے لےکر secondary education or higher education اگر آپ بلوچستان کی دیکھیں in comparison of other provinces, even Sindh کے حوالے سے بھی آپ دیکھیں تو بلوچستان کے جو special rural areas ہیں جو remote areas ہیں اگر آپ ضلع جیکب آباد سے شروع کریں اور کوئٹہ کی طرف چلے جائیں وہاں ڈیرہ مراد جمالی سے سبی تک بلوچستان کے جو شہر ہیں وہ بہت deprived ہیں وہاں پر basic human development indicators بہت ہی بری حالت میں ہیں poverty line سے بہت نیچے وہاں لوگ زندگی بسر کر رہے ہیں۔ Education, Health, safe drinking کی سہولیات سے وہاں پر لوگ بالکل محروم ہیں اور خاص طور پر یہاں پر vocational training کے حوالے سے general education کی quality education کا جو تعلق بنتا ہے تو سب سے پہلے بلوچستان حکومت کو یا وفاقی حکومت کو سب سے زیادہ اس پر emphasize کرنا ہوگا اور general education improve کرنی ہوگی اور اس کے بعد میرے خیال میں second step یہ ہے کہ vocational training institutes آپ مزید کھول سکتے ہیں۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب محمد اعصام رحمانی۔

Mr. Muhammad Essam Rehmani: Thank you Madam Speaker. We talked about different solutions for this resolution. We talked about scholarships, job quotas, some people talked about 60 per cent job quotas which is the case

in Balochistan for different companies such as PPLand SAGC, there are quite a few people that are from Balochistan. We talked about mega projects as a solution, we talked about forming a committee. We talked about additions in the resolution

کہ تھوڑے سے skill entrepreneurship بھی آنے چاہیئں۔

Then we talked about the Youth training aid, the Benazir youth training development programme and also to make different universities in Balochistan. All good sir. Excellent sir. But however, I would like to give some statistics over here. In 2007 and 2008 the budget released 181.938 million rupees from the zakat fund for Balochistan and do we all know what the actual utilization of this budget was, it was 24.617 million which is only 15 per cent of the budget that was released. And according to the rules that the remaining amount is to be lapsed to the Federal Government. So, the Federal Government played its role. The problem is that the provincial government is not acting and provincial government needs to be fixed so that the solution to the youth can be addressed. So, I think, the broader vision of the many solutions that has been giver over here comes to a conclusion that only and only if the provincial government wants it to happen, can make it

happen. We have plenty of funds available for Balolchistan. As I mentioned the accurate figures are here with me, if somebody want, I can also give it to them. Thank you.

جناب احمد نور: Point of order Madam Speaker. انہوں نے زکوٰۃ کی بات کی ہے جس سے مجھے بہت افسوس ہوا کیونکہ بلوچستان والے پاکستان کا ایک حصہ ہیں پاکستان کے federal revenue میں اس کا ایک حصہ ہے وہ کوئی غریب نہیں ہے کہ اس کو زکوٰۃ کی رقم دے دیں اور پھر اس کو بتا دیں کہ میرے پاس آپ کے لیے زکوٰۃ کے یہ فنڈز ہیں۔ یہ الفاظ اس کو واپس لینے چاہیئں۔

Madam Deputy Speaker: Ahmed Noor Sahib, Zakat is a concept in Pakistan where all the Muslims actually collect the money to help lower class citizens and for their development even in the era of Hazrat Muhammad peace be upon him, it was collected and it was a necessary thing for all the Muslims to collect and then distribute it to the people who actually needed it.

جناب احمد نور: یہ مجھے پتا ہے لیکن وہ اپنے پیسے ان کو نہیں دے رہے اور وہاں سے پیسے لے رہے ہیں اور پھر اس پیسے سے جب آپ سرمایہ کاری کرتے ہیں وہ زکوٰۃ اس کو دے رہے ہیں - وہ زکوٰۃ نہ دیں بلکہ بلوچستان کا جتنا حق بنتا ہے وہ حق دے دیا جائے۔ یہ احسان اس پر نہ کریں کہ ہم زکوٰۃ دے رہے ہیں۔

جناب محمد ایصام ربانی: میڈم سپیکر! میں معزز رکن کو بتاتا چلوں کہ زکوٰۃ کو بطور بھیک یابطور ترس کھائی ہوئی چیز نہ مانیں - یہ حق ہے۔ ہر صوبے کا حق ہوتا ہے۔ قومی فنڈ میں سے ہر صوبے کا زکوٰۃ کا حق ہوتا ہے اور یہ ہر صوبے کو ملنا چاہیے۔ اس بھیک سمجھ کر نہیں کریں گے۔ یہ حق ہے۔ اپناحق سمجھ کر لیں گے تو ہر کسی کو زکوٰۃ فنڈ ملے گا۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر۔

جناب محمد خلیل طاہر: شکریہ میڈم سپیکر - Vocational training programme کے حوالے سے بڑی اچھی قرارداد پیش کی گئی ہے اور آج ویسے بھی Balochistan day ہے کیونکہ آج صبح سے سب حضرات نے بلوچستان سے متعلق بڑی اچھی باتیں بتائیں۔ ان کے مسائل اجاگر کیے تو میں بتاتا چلوں کہ بلوچستان کے جو تمام مسائل ہیں اس کی سب سے main وجہ تعلیم کی کمی ہے۔ بلوچستان میں نہ تو vocational training institutes- ہیں اور وہاں جو formal education system ہے وہاں کالج اور یونیورسٹیاں ہیں مگر مسئلہ یہ ہے کہ وہاں کے جو نواب، وڈیرے اور سردار ہیں وہ وہاں کے غریبوں کو سکول اور کالج جانے نہیں دیتے۔ خود تو ان کے بیٹے برطانیہ اور امریکہ کی بڑی بڑی یونیورسٹیوں میں پڑھتے ہیں نواب اکبر بگتی خود تو آکسفورڈ کے پڑھے ہوئے تھے۔ آپ کے وزیر اعلیٰ بلوچستان نواب اسلم رئیسانی بھی foreign qualified ہیں کیمبرج یونیورسٹی کے پڑھے ہوئے ہیں۔ وہاں کے امیر لوگوں کو پتا ہے کہ ہماری اجارہ داری ہے اور اگر یہ غریب لوگ پڑھ لکھ گئے تو اپنے حقوق کی بات کریں گے -

اپنے حق کے لیے کھڑے ہو جائیں گے، یہ ہمیں ووٹ نہیں دیں گے جب یہ ہمیں ووٹ نہیں دیں گے تو ہم وزیر اعلیٰ نہیں بن سکتے، فیڈرل منسٹر نہیں بن سکتے - میر ظفر اللہ جمالی صاحب بھی لارنس کالج گھوڑا گلی کے پڑھے ہوئے ہیں- یہ کیسے چاہتے ہیں کہ وہاں کا غریب پڑھے اور ہماری اجارہ داری ختم ہو- یہ تو چاہتےہیں کہ ہمارا جو اقتدار کا نظام ہے ہماری اگلی نسلوں تک جائے اور ان لوگوں کو غریب رکھا جائے ان کو شعور نہ دیا جائے- یہ غریب لوگ ہی ہیں جو اپنے حقوق کے لیے لڑتے ہیں اور ان کو دہشت گرد قرار دیا جاتا ہے - ان میں احساس محرومی ہے- ان لوگوں میں روزگار کی کمی ہے کیونکہ یہ پڑھے لکھے نہیں ہیں- انہیں اپنے حقوق کا پتا ہی نہیں ہے کہ ہمارے کیا حقوق ہیں، کہ ہم نے تعلیم حاصل کرنی ہے- یہ بات کرتے ہیں کہ ہماری سوئی گیس مری تک آ گئی ہے- میں آپ کو آزاد کشمیر کی ایک مثال دینا چاہتا ہوں میرا تعلق آزاد کشمیر سے ہے ، آزاد کشمیر میں منگلا ڈیم 1965 میں بنا اور منگلا ڈیم کی بجلی پورے پنجاب میں جاتی ہے اور اس وقت نہ صرف ہمارے آباو اجداد کے قبرستان اکھاڑے گئے بلکہ ہمیں در بدر کیا گیا مگر اللہ کا شکر ہے کہ آزاد کشمیر میں وڈیرہ نظام نہیں ہے ، سرداری نظام نہیں ہے آزاد کشمیر کے لوگ باشعور ہیں ، وہ پڑھے لکھے ہیں - آزاد کشمیر کا literacy rate 67% ہے وہ پاکستان میں سب سے زیادہ ہے- آزاد کشمیر کے لوگ بیرون ممالک میں higher education کے لیے وہ settle ہیں باہر جا رہے ہیں- ان کو اپنے حق کا پتا ہے؛ ان کو روزگار کے مواقع مل رہے ہیں- آزاد کشمیر میں سب سے

زیادہ جو ہائیڈروالیکٹرک پروجیکٹ ہے وہ شروع ہے۔ بات کی جاتی ہے کہ بلوچستان میں RAW involve ہے تو آزاد کشمیر میں چودہ سو کلو میٹر بارڈر بھارت کے ساتھ لگتا ہے۔ پاکستان کے جو چار صوبے ہیں ان میں کہیں نہ کہیں مسئلہ ہوتا ہے مگر آزاد کشمیر ایک پرامن ریاست ہے۔ آزاد کشمیر میں نہ تو فرقہ واریت ہے ، نہ امن و امان کا مسئلہ ہے، کسی قسم کا کوئی مسئلہ نہیں ہے اور اگر ان کا comparison کیا جائے باقی صوبوں سے کیونکہ وہاں پر وڈیرہ ازم ہے ، وہاں پر جاگیردارانہ نظام ہے، وہ لوگ نہیں چاہتے کہ غریب لوگ پڑھیں اور آزاد کشمیر میں اللہ کا شکر ہے کہ وہاں پر اس قسم کا مسئلہ نہیں ہے۔ وہاں پر لوگ پڑھ رہے ہیں اور اپنے حقوق کے لڑ رہے ہیں حالانکہ وہاں پر RAW easily involve ہو سکتی ہے اور ان کو پاکستان کےagainst motivate کر سکتی ہے مگر اس کے باوجود نہیں کر سکی۔ ان لوگوں کا ایک ہی نعرہ ہے کہ کشمیر بنے گا پاکستان اور وہ پاکستان کے لیے پچھلے ساٹھ سال سے لڑ رہے ہیں۔ بارڈر لائن پر شیلنگ ہوتی ہے تو وہ معصوم کشمیری مارے جاتے ہیں مگر اس کے باوجود وہ پاکستان کے لیے مخلص ہیں اور پاکستان کے لیے قربانیاں دےرہےہیں اور بلوچستان میں یہ مسئلہ ہے۔ جن حضرات نے یہ قرارداد پیش کی ہے اور یہاں پر بلوچستان کی یوتھ جو وہاں کی نمائندگی کر رہی ہے ان سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہاں کے لوگوں کو شعور دیں کہ سکولوں اور کالجوں میں جائیں اور پڑھیں۔ جب وہ لوگ پڑھیں گے تو ان کو اپنے حقوق کا پتا چلے گا تو وہ کبھی بھی اس طرح کی negative activities میں involve نہیں ہوں گے۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Khalil sahib, you deviated a lot from the topic. You have to be relevant to the topic.

جناب محمد خلیل طاہر: میڈم سپیکر۔ بلوچستان کا جو literacy rate ہے وہ بہت ہی کم ہے۔ اس صورت حال میں وہاں پر ایسی negative activities ہوں گی اس وقت تک امن قائم نہیں ہو سکتا اور بلوچستان کا مسئلہ حل نہیں ہو سکتا تو میری ان تمام Youth Parliamentarians خاص طور جن کا تعلق بلوچستان سے ہے ان سے درخواست ہے کہ وہ لوگوں کو motivate کریں ان کو سکولوں اور کالجوں میں بھیجیں وہاں پر جو medical colleges and universities ہیں وہ کافی ہیں - آزاد کشمیر میں ایک یونیورسٹی ہے اور آج تک ایک میڈیکل کالج نہیں ہے اور میرے خیا ل میں آزاد کشمیر میں سب سے زیادہ ڈاکٹر ہیں۔ Thank you.

میڈم ڈپٹی سپیکر: رحیم صاحب۔

جناب رحیم بخش کھیتران: میڈم سپیکر۔ بلوچستان کا استحصال ہمیشہ اسی طرح ہوتا رہا ہے Balochistan day ہے اور کشمیر پر بات ہو رہی ہے - لوگ ہمیشہ اسی طرح کرتے ہیں بلوچستان کے نام پر بےوقوف بنا تے ہیں۔

جناب نیاز محمد: میڈم سپیکر! خلیل صاحب کہہ رہے تھے کہ سردار اور نواب پڑھنے نہیں دے رہے، میں مانتا ہوں ان کا رول ہے ان کو اچھا نہیں سمجھا جاتا - آپ بلوچستان کی پشتون belt دیکھیں ، میرےخیال میں وہ کوئی آٹھ یا نو ضلعے ہیں وہاں کوئی سرداری یا نوابی نظام نہیں ہے - بلوچستان کی مکران belt دیکھیں وہاں کوئی تین یا چار ضلعے ہیں

اور وہاں آج تک کوئی سردار نہیں آیا- وہاں کے حالات بھی دیکھیں وہاں کون پڑھنے نہیں دے رہا-

میڈم ڈپٹی سپیکر: مس گل بانو-

محترمہ گل بانو: میڈم سپیکر! آپ یہ چیز clear کر دیں کہ جو بھی resolutions, motions or calling attention notices ہوتے ہیں یہ سب party meeting میں decide ہوتے ہیں اور یہ بہت important issues ہوتے ہیں تو اس کو cross نہیں کرنا چاہیے کہ بلوچستان کی بات کرتے کرتے آپ آزاد کشمیر کی بات کرنے لگیں- اگر آزاد کشمیر پر کوئی قرارداد لانا چاہتے ہیں تو اس کو الگ سے لے کر آئیں -

جناب نیاز محمد: میڈم سپیکر- انہوں نے سرداروں کی بات کی ہے- کسی سردار نے کسی کو تعلیم حاصل کرنے سے نہیں روکا- اگر کسی سردار نے ہمیں تعلیم حاصل کرنے سے روکا ہوتا تو آج یوتھ پارلیمنٹ میں ہم نہ بیٹھے ہوتے-

میڈم ڈپٹی سپیکر: ضمیر ملک صاحب-

جناب ضمیر احمد ملک: میڈم ! ایک تو یہاں پر Balochistan day کا ذکر ہوا تو براہ مہربانی یہاں پر اس کو ذرا avoid کیا جائے - جب بلوچستان issue پر بات ہو رہی ہے تو اسی پر ہی رہا جائے بلوچستان day نہ کیا جائے- دوسرا جیسا کہ بھائی نے بات کی کہ جاگیردارانہ نظام بلوچستان میں تعلیم کے حصول میں رکاوٹ ہے تو لیفٹیننٹ جنرل عبدالقادر بلوچ اور عبدالحئی بلوچ جن کی پارٹی ہے وہ بلوچستان کے بہت ہی پسماندہ طبقے سے تعلق رکھتے ہیں اور ایک لیفٹیننٹ جنرل بن کر گورنر بنا اور دوسرا ایک سیاسی پارٹی چلا رہا ہے تو ایسی بات نہیں ہے -

جاگیردار کچھ نہیں کرتے جب دو فیصد بجٹ ہے تو ظاہرسی بات ہے اتنا بڑا بلوچستان کا صوبہ ہے اس میں جاگیردار کیا کریں گے۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: تیمور صاحب۔

جناب تیمور سکندر چوہدری: میڈم سپیکر! میں یہاں پر کہنا چاہوں گا کہ تقاریر میں لارنس کالج اور آکسفورڈ جیسے اداروں کو اس بحث میں مت رکیدا جائے -

These are purely education based institutions.

میڈم ڈپٹی سپیکر: تیمور صاحب! انہوں نے یہ بات نہیں کی تھی۔ آپ تشریف رکھیں he just want to say that they are qualified from such institutes. انہوں نے ان اداروں کی credibility پر کوئی بات نہیں کی تھی -

جناب تیمور سکندر چوہدری: میڈم سپیکر بات یہ ہے کہ آزاد کشمیر کی بات کو کافی highlight کیا گیا۔ میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہit is an example کہ آزاد کشمیر بھی Chief Secretary of Pakistan سے govern ہوتا ہے۔ آزاد کشمیر بھی I.G. Policeجو پاکستان کے ہوتے ہیں ان سے کنٹرول ہوتا ہے۔آزاد کشمیر کے resources بھی یہاں سے آتے ہیں تو it is just an example. ہم کہتے ہیں کہ کشمیر بنے گا پاکستان۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: آپ کا شکریہ۔ جناب عبد اللہ لغاری۔

جناب عبداللہ خان لغاری: شکریہ جناب سپیکر۔ کئی ممبران نے یہاں پر کافی جذباتی تقاریر کیں، کئی پنجاب کو بھی لے آئے اورکئی بلوچستان کے

قصے کشمیر میں بھی لے آئے۔ چلیں خیر ہے اس کو چھوڑ دیتے ہیں۔Vocational training institutes کے حوالے سے جو قرارداد لائی گئی ہے۔ یہ واقعی ایک اچھی قرارداد ہے اور ضروری ہے کہ اس پر عمل کیا جائے کیونکہ اب جمہوری حکومت ہے ماضی میں تو یہ کہا جاتا رہا ہے پرویز مشرف کی حکومت تھی اور وہ ہمارے ملک میں بطور حکمران ایک ڈکٹیٹر تھا اسی لیے بلوچستان پر خاص توجہ نہیں دی گئی اور وہاں پر military operation کے حوالے سے جنگ بھی لڑ رہے ہیں تو اس طرح پر غور نہیں کیا گیا تو اس طرح سے ایک کافی اچھی پوزیشن ہے۔ ہمیں کچھ چیزیں دیکھنے کی ضرورت ہے کہ بلوچستان کہاں پر lack کر رہا ہے جہاں پر vocational training کے حوالے سے بہت اشد ضرورت ہے یعنی vocational training کے technical education کا قیام institutes کے حوالے سے کیا کیا چیزیں وہاں عمل میں لائی جائیں۔ اس حوالے سے میں سب سے پہلے یہ کہنا چاہوں گا کہ basic law, technical کے حوالے سے skills education کا ہے۔ Treasury Benches کی طرف سے کسی وزیر صاحب نے بڑی اچھی بات کی ہے کہ تعلیم جو ہے وہ ایک معاشرے کی base ہوتی ہے اور اگر آپ نے کسی معاشرے کو permanent basis پر short term نہیں ، اگر long term basis پر progress دینی ہے کسی بھی حوالے سے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ بنیادی جو primary education system ہے اس کو strong کریں اور foundation level پرbasic strength فراہم کی جائے۔ اس حوالے چونکہ اب ہمارے پاس وزیروں کی کافی تعداد بھی موجود ہے اور quality of

education کے حوالے سے بھی انہوں نے یہاں پر بات کی تھی کہ ان کا بھی ایک وزیر موجود ہے تو basically ہمیں یہاں سے start لینا ہے کہ بلوچستان میں جو basic education ہے اس پر غور و فکر کیا جائے، quality of education پر غورو فکر کیا جائے کیونکہ وہاں کے لوگ education system نے حوالے سے اس پورے نظام کو afford نہیں کر سکتے اور اس کی فیسوں کو اور اس حوالے سے جو اخراجات ہیں ، اس حوالے سے بھی حکومت کو دیکھنا چاہیے کہ اگر ہم vocational training institutes کی بات تو کر رہے ہیں وہ تو ایک long term planning ضرور ہے اس کی base کس طرح بنائی جائے - وہ technical education سے بنے گی اور technical educationکی base کس طرح بنے گی کہ جب ہمارے ادارے نصاب کے حوالے سے ، تعلیم کے حوالے سے ایک concrete step اٹھائیں گے کہ آیا کس طریقے سے formulate کرنا ہے کہ جو اخراجات ان کی نظر میں، جو وہ afford کر سکتے ہیں، اس حوالے سے کس طرح چلا جائے- اس حوالے سے training institutes کی بات بھی ضلع لیول پر ہوئی جو کہ بہت اچھی تجویز ہے اس کو میں آگے لے کر چلوں گا کہ training instituteskی اشد ضرورت ہے- جو چھوٹے موٹے skills ہیں لوگوں کو ان کے حوالے سے awareness دینے کی ضرورت ہے اور نہ صرف awareness دینے کی ضرورت ہے بلکہ ان کے حوالے سے ان کو equip کرنے کی ضرورت ہے تاکہ وہ آگے چل کر کسی طریقے سے وہ اپنا contribution بلوچستان لیول پر ضرور دیں as compared to other provinces. وہ بہت ضروری ہے-

اس کے علاوہ مختلف اداروں میں چاہے وہ پنجاب میں ہیں یا سندھ میں ہیں اس حوالے سے ان کا جو کوٹہ ہےاس کو مزید increase بھی کرنا چاہیے - یہ ضروری نہیں ہے کہ جو کوٹہ ابھی فراہم کیا گیا ہے وہ بالکل ہی ان کی ہر چیز بلوچستان کے لیول پر cater کر رہا ہو بلکہ اب ایسی situation develop کرنے کی ضرورت ہے کہ آپ کا scholarship level بھی نہ صرف پاکستان میں بلکہ باہر بھی اس حوالے سے اس کیس کو advocate کرنا چاہیے اور اس حوالے سےہمیں base strongکرنی چاہیے کہ اگر ہم نے کوٹہ بنایا ہے تو اس کی extension کا پروگرام جو ہے اس کے لیے تعلیم کا محکمہ concrete steps اٹھائے۔

جناب والا! چھوٹی industriesکے حوالے سے بھی یہاں پر بات کی گئی ہے وہ بھی ایک اچھا قدم ہو سکتا ہےکہ small industries کے حوالے سے بات کی جائے کہ جن میں craft industries بھی آ سکتی ہیں کیونکہ بلوچستان اس حوالے سے بڑا مشہور ہے اور اس حوالے سے کلچر بھی بڑا strong ہے اور اس حوالے سے ہم export کے حوالے سے بھی آگے سوچ سکتے ہیں۔ تو اس حوالے سے basis کو وہاں پر اس طرح بھی strong کیا جائے کہ نہ صرف education بلکہ اس کے ساتھ جو چھوٹی موٹی صنعتکاری ہے اس کو بھی فروغ دیا جائے اور بھرپور انداز میں حکومت اس پر advocate کرے اور اس حوالے سے ان کو funds provide کیے جائیں تاکہ جب وہاں پر institutes develop کیے جا رہے ہیں تو ensure کیا جائے کہ ان کی maintenance اور اس حوالے سے آگے جس طریقے سے اس چیز کو portray کیا جائے اس کے

اندر بہت سی strong situation سامنے آئے۔ اس حوالے سے یہی کچھ تجاویز تھیں۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب احسن یوسف چوہدری۔

جناب احسن یوسف چوہدری: شکریہ میڈم سپیکر۔

verity we change not the (---عربی---------------) condition of people who themselves endeavor not. Here is the same problem we face in Balochistan. اس میں کافی سارے problems ہیں اور اس میں reasons, suggestions involve وہ ایک hotchpotch سی بن گئی ہے۔اگرچہ یہ جو ہماری قرارداد ہے اس میں technical education کے حوالے سے ہم بات کر رہے ہیں اور vocational training programme شروع کرنے کے حوالے سے ہے لیکن اس میں بہت سی reasons ہیں کہ وہ کیوں نہیں successful ہو سکتا اس کی feasibility کیا کہتی ہے کہ اگر ہم اس پروگرام کو وہاں establish کر دیتے ہیں تو پہلے کافی ghost schools چل رہے ہیں، وہاں پر لوگوں کا intake نہیں ہے؛ turn out نہیں ہے تو ان کو کیسے tackle کیا جائے گا۔ یہ بھی ایک وجہ ہے کہ قرارداد منظور کرنے سے پہلے قرارداد میں پوری طرح بیان کیا جائے کہ کس طرح سے ہم اس کو tackle کریں گے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جیسے باتیں ہو رہی ہیں کہ کبھی بلوچستان میں ہماری oscillation ہو رہی ہے from Balochistan to Kashmir and then from Kashmir to Punjab تو یہ پاکستان کا ایک حصہ ہے اگر ایسی کوئی بات ہو جاتی ہے تو اس کو یہ نہ لیا جائے کہ ہم آج بلوچستان کے اوپر ہی بولیں گے اور

اس کے علاوہ کہیں نہیں بول سکتے ہم نے اس کا comparison کرنا ہے۔

ایک اور جو زیادہ مسئلہ آ رہا ہے وہ یہ ہے کہ ہماری recrimination کی پالیسی چل رہی ہے ہم fulmination project کر رہے ہیں کہ تنقید برائے تنقید کی پالیسی چل رہی ہے ہم ground realities ignore کر رہے ہیں۔ Ground realities کو دیکھا جائے اور پھر اس کے بارے میں بات کی جائے

Missing persons کا معاملہ بھی سامنے آیا ہے چونکہ آج ہم بلوچستان کے بارے میں بات کر رہے ہیں تو ہمیں اس کا ایک over view لینا چاہیے۔ Missing persons صرف بلوچستان کا مسئلہ نہیں ہیں وہ پورے پاکستان کا مسئلہ ہیں۔ ہم نے راولپنڈی میں بھی دیکھا۔ لوگوں نے احتجاج کیا پنجاب میں، بلوچستان میں ، سرحد میں، سندھ میں تو یہ ایک country wise dilemma ہے اس کو صرف بلوچستان پر نہ لیا جائے۔ دوسرا یہ ہے کہ اس میں کچھ ills and ailments ہیں، ان کی جتنی root causes ہیں وہ بلوچستان کے اندر ہی ہیں جیسے کہ میں نے قرآن مجید سے ایک reference لیا تو جب تک ہم خود کوشش نہیں کرتے۔ اس کے بعد situation arise ہوتی ہے کہ اس میں کافی سارے جو مسائل ہیں وہ ہمارے بلوچستان کے جتنے بھی elders ہیں ان لوگوں نے create کیے ہوئے ہیں اور اس میں جو دوسرے لوگ ہیں وہ اوپر نہیں آتے۔ وہ ان کو کچھ نہیں کہتے کہ ہم بھی اس ریجن کا حصہ ہیں، ہمیں بھی یہاں پر نمائندگی دی جائے جیسے ان کو وہ کہتے ہیں ویسے ہی وہ ووٹ ڈال کر چلے جاتے ہیں اور وہی لوگ سامنے آتے ہیں اس لیے مجھے ایک بہت

اس anecdotal incident سامنے دکھائی دے رہا ہے اس میں یہ ہے کہ جب ایک بڑا hullabaloo اس سلسلے میں ہوا تھا کہ ہم نے پانچ عورتوں کو زندہ دفن کر دیا تھا اور میر اسرار اللہ زہری نے اس کو defend کیا تھا کہ یہ ہماری روایات ہیں اور ہم ان کو اسی کے مطابق deal کر رہے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ خود ہی ان لوگوں نے ان کو رکھا ہوا ہے تو پھر پنجاب کو کیوںblame دیا جائے۔

اس کے بعد اب ہم vocational training programmes کی بات کرتے ہیں - اس میں یہ ہے کہ ہمارے already ghost schools چل رہے ہیں ہمیں چاہیے کہ ہم وہاں پر intake لائیں ، لوگوں کو motivate کیا جائے، طلبا کو وہاں پر induct کیا جائے اور اس میں پھر quality education initiate کی جائے۔ اب ایک مسئلہ یہ ہے کہ یہاں کا ایک بہت بڑا صوبہ ہے 44% land mass اس کا ہے اور پانچ فیصد ہماری آبادی ہے تو اس میں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اگر ہم as a pilot project کہیں یہ vocational training programmes شروع کریں۔ دوسرا مسئلہ سڑکوں کا ہے کیونکہ لوگوں کو transportation کے حوالے سے کافی مسائل پیش آ سکتے ہیں کیونکہ اتنی زیادہ تعداد میں ہم ان کو establish نہیں کر سکتے اور اگر کچھ جگہوں پر ہم کریں گے تو لوگ وہاں پر پہنچ نہیں سکیں گے۔

اس کے بعد عبدالقادر بلوچ صاحب نے اپنے briefing paper میں کچھ suggestions mention کی ہیں اور انہوں نے جو دوسری side بھی لی ہے اس پر بھی ہمیں غور کرنا چاہیے کہ ہم لوگ کیا کر رہے ہیں

اور وہ visible and tangible ہیں - اس میں 5 public sector universities and one of the private sector university have been established and two days ہم نے وہاں پر کیے ہیں ، میرانی اور سبکزئی ڈیم اور دوسرا گوادر پورٹ ہے ، Makran coastal highway under process ہے یہ کچھ اس کی developments ہیں - اس کے بعد کچھی کینال ہے - اس کے بعد وہاں projects چل رہے ہیں ، development ہو رہی ہے اور military regime میں اس میں وہاں پر کافی ترقی ہوئی ہے اس کو ہم نے ignore نہیں کیا ہے اور native لوگوں نے بھی اس کو acknowledge کیا ہے- اس کے بعد اس میں کچھ اور diasporas involve ہیں- اس میں صرف بلوچ نہیں ہیں جیسا کہ مسئلہ کھڑا ہوا تھا O and U کا اس میں صرف بلوچ نہیں ہیں اور اس میں اور بھی کچھ communities رہ رہی ہیں تو ان کو بھی اس کے اوپر confine نہ کیا جائے اور اس کا ہم دیکھتے ہیں کہ historical perspective بھی سامنے آتا ہے لیکن ابھی تک جو ایک 1976 کا The system of Sardari abolishing Act تھا وہ ابھی in letter and spirit implement نہیں ہوا ہے اور ان لوگوں نے ابھی بھی اپنی اجارہ داری اور hegemony قائم کی ہوئی ہے جس وجہ سے ہمیں hinderances پیش آ رہی ہیں -

اب اس میں ہمارا NFC Award ہے اس کو بالکل blame کیا جاتا ہے کہ اس میں equitable distribution of resources نہیں ہے - ٹھیک ہے اس کو ہم لوگوں کو ماننا چاہیے اور اسی طرح ہمیں productive suggestions لے کر سامنے آنا چاہیے

تو میں اپنے دوستوں کو یہ عرض کروں گا کہ وہ productive کچھ kindly instead of fulmination چیزیں لے کر آئیں ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: ایصام رحمانی صاحب۔

جناب محمد ایصام رحمانی: میڈم سپیکر۔ میرے خیال سے حکومت کو جو orders of the day کی کاپی دی گئی ہے وہ شاید ہم سے مختلف ہے کیونکہ یہ قرارداد جس کے بارے میں یہ بات کر رہے ہیں ہمیں سمجھ نہیں آ رہی ہے۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: احمد علی بابر صاحب۔

جناب احمد علی بابر: میڈم سپیکر! میں یہاں پر دو باتیں کرنا چاہوں گا کہ آپ نے ایک رولنگ دی تھی کہ جب کوئی تقریر کر رہا ہو تو اس کے درمیان point of order نہیں اٹھانا چاہیے تو یہ سمجھ سے باہر ہے کہ کیوں فاضل ممبران points of order raise کرتے ہیں۔ Point of order جتنا بھی valid ہو ایک respected honorable Parliamentarian کو بات کر لینے دی جائےبجائے اس کے کہ point of order اس کی تقریر کے دوران اٹھایا جائے۔

دوسری بات میں یہاں پر کرنا بہت ضروری سمجھتا ہوں کہ debates کی limits اگر ہمیں انہی لوگوں نے بتانی ہیں تو پھر debate کرنے کا فائدہ نہیں ہوگا۔ Debates کا مقصد ہی limits کو توڑنا اور چیزوں کے بارے میں بات کرنا ہوتا ہے۔

جناب محمد ایصام رحمانی: جناب والا! ہماری گرین پارٹی سب سے زیادہ اہمیت وقت کو دیتی ہے اور اس قیمتی وقت کو اگر گرین پارٹی کا کوئی رکن بھی violate کرتا ہے تو ہم اسی طریقے سے کھڑے ہو کر بیچ میں point of order raise کریں گے۔ شکریہ۔

جناب احمد نور: پوائنٹ آف آرڈر۔

Madam Deputy Speaker: Ahmad Noor sahib, We are just out of time. We have to adjourn the session. I have to put the resolution to the House and then adjourn the session. Now, I put the resolution to the House. It has been moved that

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The motion is adopted. The House is adjourned to meet again at 2.30 p.m. Thank you.

(The House reassembled on 2.30 p.m.)

Madam Deputy Speaker: Order in the House. Please be seated. The last item on the agenda today is a resolution by Miss Gul Bano and Mr. Moeen Akhtar.

Miss Gul Bano: Thank you Madam Speaker. Actually we have made some amendment in this resolution, so in the amended form I want to read it.

Madam Deputy Speaker: Please read it.

Miss Gul Bano: This House is of the opinion that a consensus is to be formed for the implementation of mega projects in economy, health and education sectors for people of Balochistan and distribute resources based on a most real and practical solution as compared to the present NFC Award.

Madam Deputy Speaker: Please submit this to the secretariat as well.

محترمہ گل بانو: .OK محترمہ سپیکرصاحبہ! پہلے تو یہ ہے کہ مجھے یہ کہتے ہوئے بڑا افسوس ہو رہا ہے کہ آج ہم Balochistan day celebrate کر رہے ہیں حالانکہ بلوچستان کے لوگ بھی freedom fighter تھے اور انہوں نے بھی بالکل اسی طریقے سے struggle کی تھی جیسے کہ سندھ، پنجاب اور سرحد کے لوگوں نے کی تھی۔ Area wise اگر دیکھا جائے تو 43% area of Pakistan is covered by Balochistan. Area wise بڑا صوبہ ہے لیکن اس کو چھوٹا صوبہ کہا جاتا ہے ۔ اس میں صوبے کا تو کہیں بھی کسی قسم کا کوئی قصور نہیں نکلتا ہے۔ صوبے کی ترقی اور لوگوں کو basic amenities provide کرنے کے لیے ذمہ داری ساری کی ساری وفاقی اور صوبائی حکومت کی ہے۔ کچھ projects پر آج کل recently کام ہو رہا ہے جن میں گوادر پروجیکٹ بہت مشہور ہےلیکن just 7 per cent revenue اس پروجیکٹ کا بلوچستان کو دیا جائے گا اور وہ بھی اس وقت جب وہ پروجیکٹ مکمل ہو جائے گا باقی 93 per cent Federal Government کے پاس جائے گا۔ میں یہاں سوئی گیس کی بھی بات کرنا چاہوں گی کہ اس پروجیکٹ کی royalty just 12.4% Balochistan کو دی جاتی ہے ۔ اس کے ساتھ ہی میں یہ بھی ذکر کرنا چاہوں گی کہ .38 dollars per cubic feet اس کی قیمت بلوچستان کو دی جاتی ہے اور یہی گیس پنجاب سے جب نکالی جاتی ہے تو اس کی قیمت 3 dollar per cubic foot ہے That is seven and a half times more than the price of Balochistan.

یہ تو ایک ، دو پروجیکٹس ہیں لیکن اس سے تمام mineral resources کا ہم اندازہ نہیں لگا سکتے جو کہ بلوچستان کے پاس موجود ہیں - میں تھوڑا سا ان علاقوں کا ذکر کرنا چاہوں گی جن میں ژوب ہے، لس بیلہ ہے، سیندھک ہے، چاغی ہے جہاں پر large quantity of gold reserves موجود ہیں- اس کے علاوہ 50 metallic and non metallic minerals بھی بلوچستان میں موجود ہیں - ضرورت صرف ان معدنیات کو extract کرنے کی ہے اور اس کے بعد بلوچستان مکمل developed صوبہ بن جائے گا- میڈم سپیکر! جو بھی mega projects start ہو چکے ہیں یا ہونے چاہیئں ان کے لیے کچھ تجاویز ہیں کہ جن علاقوں میں projects start ہوں یا mineral extract کیے جائیں پچاس فیصدی jobs وہاں کے مقامی لوگوں کے لیے ہونے چاہیئں - اس کے علاوہ royalty جو دی جائے وہ مقامی حکومت کو بھی دی جائے تاکہ وہ اس کے ذریعے سکول، ہسپتال بنا سکے اور infrastructure پر بھی کام کر سکے لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں ایک اور بات بھی کہنا چاہوں گی کہ کچھ علاقوں کا ذکر تو ہم کر سکتے ہیں جہاں پر minerals resources موجود ہیں لیکن وہ علاقے، شہر جہاں پر mineral resources نہیں ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ اور کوئی ذریعہ معاش بھی نہیں ہے تو وہاں کے لوگوں کی deprivation ہم کس طریقے سے ختم کر سکتے ہیں- ان علاقوں میں Industrial zone لگایا جائے اور وہاں پر roads network ایسا بنایا جائے جس کا link پاکستان کے باقی صوبوں کے ساتھ ہو- اس کے علاوہ ان علاقوں میں vocational technical programmes کے institutions start کیے

جائیں تاکہ وہاں کے لوگ skilled ہوں اور ان کو employment مل سکے۔ ساتھ ساتھ cottage and small industries کے ذریعے ایک تو یہ ہے کہ ہم culture promote کر سکتے ہیں دوسرا یہ ہے کہ small unit basis کے اوپر بھی ان کی income generate ہو سکتی ہے۔

آخر میں ہم NFC Award کی یہاں بات کرنا چاہیں گے کہ presently جو فارمولہ چل رہا ہے وہ single factor ہے single factor means population base جس کے ذریعے باقی صوبوں کے ساتھ specially بلوچستان کے ساتھ ہمیشہ ناانصافی ہوتی ہے۔ یہاں پر ہم ایک multiple factor formula دینا چاہیں گے جس میں 15 to 20 per cent population base یہ award ہونا چاہیے اور rest deprivation, area and resources based ہونا چاہیے تاکہ علاقوں کے لوگوں کو ان کے وسائل کے مطابق فنڈز دیے جاسکیں۔شکریہ۔

سید محمدنشاط الحسن کاظمی : پوائنٹ آف آرڈر۔ محترمہ سپیکر صاحبہ! مجھے یہ نشاندہی کرنی پڑ رہی ہے کہ پچھلی قرارداد جس پر ہم نے بحث کی تھی وہ بھی education related تھی اور یہ بھی education related ہے لیکن پچھلی قرارداد کے دوران بھی جو ہمارے وزیر تعلیم ہیں وہ ایوان میں موجود نہیں تھے، اب بھی وہ ایوان میں موجود نہیں ہیں اور ایوان میں تعلیمی پالیسی کی نشاندہی بھی نہیں کی گئی تھی تو میری درخواست ہوگی کہ ان سے کہا جائے کہ وہ ایوان میں آئیں اور پہلے اس موضوع پر اپنی statement دیں۔ Thank you very much.

میڈم ڈپٹی سپیکر: وزیر اعظم صاحب۔

جناب احمد علی بابر: Thank you Madam Speaker. Thank you Mr. Kazmi کہ آپ نے اس بات کی نشاندہی کی تو میں اس بات کا جواب دے دوں کہ ہم لوگ سیکریٹریٹ کے کہنے پر ایک تعلیمی پالیسی حزب اختلاف کو دینا چاہ رہے ہیں جس پر اس وقت کام کرنا ضروری ہے اور اس وقت فوٹو کاپی کرا رہے ہیں تاکہ اپوزیشن کو دی جائے تاکہ اس پر کل کوئی مسئلہ create نہ ہو۔ بہت شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you very much. Each member will get now two minutes to speak because we have a long list of speakers and short of time. Honorable Dhanesh Kumar.

جناب دھنیش کمار: شکریہ میڈم سپیکر۔ Education پرپہلے بھی resolution ہے اور یہ بھی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کی حمایت کرنی چاہیے اور بلوچستان کے لیے تعلیم کے سلسلے میں ہنگامی بنیاد ہ پراقدامات لینے چاہیئں ۔چونکہ یہ قوم کی یوتھ پارلیمنٹ میں تعلیم کے حوالے سے جیسا کہ فاٹا اور سندھ میں بھی بہت سے لوگ ہیں جہاں بہت غربت ہے وہاں پر دیہی علاقوں میں lack of education ہے تو ان کو بھی ضروری support کیا جائے۔ یہ بات میں as a national youth parliament کے لحاظ سے میں بات کر رہا ہوں۔

NFC Award کی جو یہاں بات کی گئی ہے اور جو پہلے بھی debates ہوئی ہیں ان میں بہت سارے لوگوں نے اپنے اپنے حقائق کی بات کی جس طرح وہ کہتے ہیں کہ بلوچی ہوں، سندھی ہوں؛ پختون ہوں یہ سارے بھائی ہیں تو اس پر آج ہمیں سوچنا چاہیے کہ یہ اتنی آواز کیوں بلند ہوئی ہےتو ضرور اس میں کوئی تو ہماری

اپنی کوتاہیاں ہیں جس طرح 1971 میں ہم نے دیکھا کہ بنگلہ دیش جو ہم سے علیحدہ ہوا ہےاگر وہی غلطیاں آج بھی ہم دہرا رہے ہیں اور دہرائیں گے تو جس طرح ہمارے کھیتران بھائی نے کہا ہے کہ اب کے بچھڑے تو خوابوں میں ملیں گے یہ کہیں سچ نہ ثابت ہو - اس لیے بہت ضروری ہے کہ اب ہنگامی بنیاد وں پر اقدامات لینے چاہیئں تاکہ چھوٹے صوبوں کے اور سب کے مسائل NFC کے متعلق ، تعلیم کے متعلق تو ضرور support کریں گے تو NFC جو صرف population based ہے دنیا میں کہیں بھی، کوئی بھی ایسا ملک نہیں جس میں single point پر جو resources کی distribution ہوتی ہے- وہاں پر multi dimensional distribution of resources جس طرح population کے علاوہ revenue generation بھی ہے ، backwardness جس طرح بلوچستان کے بھائیوں نے کہا ہے غربت کی بنیاد پربھی ہے تو ان ساری چیزوں کے لیے ایک multi dimensional formula ہونا چاہیے این ایف سی میں تو اس بنیاد پر جلد سے جلد فیصلہ سنانا چاہیے- یہ تحفظات ہیں ہمارے پختون، بلوچی، سندھی سب بھائیوں کے - اس پر seriously اقدام اٹھانا چاہیے- Thank you.

Madam Deputy Speaker: Thank your, honourble Marri.

جناب اورنگ زیب مری: بہت بہت شکریہ محترمہ سپیکر صاحبہ! بلوچستان پر بہت اچھی گفتگو ہوئی - یوتھ پارلیمنٹ کے تمام ممبران نے بڑی اچھی باتیں کی ہیں- I would just like to share a little bit جو باتیں آج کی گئی ہیں ان کے اوپر ہی تھوڑی light

بہت گفتگو کرنا چاہوں گا۔ میڈم سپیکر! جہاں تک مجھے نظر آتا ہے یہ problem negligence کا ہے۔ بلوچستان کو ہماری حکومت نے بہت بری طرح neglect کیا ہوا ہے جتنے بھی حکمران آئے ہیں انہوں نے صوبہ بلوچستان کو بالکل sideline کیا ہوا ہے حالانکہ ہمارے پورے ملک میں یہ ایک ایسا صوبہ ہے which is the richest in natural minerals and لیکن پھر بھی اس natural mineral reserves کوneglect کیا جاتا ہے اس کو proper royalty نہیں ملتی I would like to mention that بلوچی ایک بہت ہی خود دار قوم ہے ، بہت ہی جذبے والی قوم ہے اور پورے پاکستان میں سب سے ہمت والی قوم ہے۔ اور اگر ان کی انا پر کوئی بات آتی ہے تو بلوچی لڑتے ہیں تب ہی بلوچستان کو بری نظر سے دیکھا جاتا ہے کہ وہ دہشت گردی کرتے ہیں، لڑتے ہیں، وہ جذباتی ہیں، وہ بندوق اٹھا لیتے ہیں۔ اگر کوئی آپ کے گھر میں گھس کر آپ کی عزت پر ہاتھ رکھے گا تو بلوچی لڑیں گے and Balochs are famous for that. Balochs are famous for fighting back.

میڈم سپیکر! آپ اسی سے مثال لے لیں جیسا کہ میری گرین پارٹی کے ایک ممبر نے فرمایا تھا کہ آپ کا اپنا صدر ایک صوبے کے بارے میں کہتا ہے کہ میں آپ کو وہاں سے attack کروں گا جہاں سے آپ کوپتا بھی نہیں چلے گا۔ یہ بات بھی کرنے کی تھی، کیا بلوچستان کا حصہ نہیں ہے؟ ملک کے ایک صوبے کے بارے میں آپ ایسی بات کر رہے ہیں آپ کو شرم آنی چاہیے کہ آپ ایک صوبے کے بارے میں کر رہے ہیں۔

میڈم سپیکر! میں ذرا facts and figures پر آئوں گا. on zakat utilization funds زکوٰۃ فنڈ جو بلوچستان کو ملتا ہے وہ کافی اچھا amount ملتا ہے ۔ قائد حزب اختلاف نے تو 2007-2008 کا mention کر دیا تھا میں اس میں نہیں جائوں گا ، میں آپ کو تھوڑا سا 2005-2006 کے بارے میں بتائوں گا کہ 182 million rupees were allocated to Balochistan, 175 millions were utilized in 2005-2006,179 millions were utilized in2006-2007 میڈم سپیکر! یہ پیسہ کہاں ہے ۔ اگر یہ utilize ہوا ہے تو نظر کیوں نہیں آتا بلوچستان میں ابھی تک کچی سڑکیں کیوں ہیں بلوچستان میں ابھی تک ٹوٹی ہوئی عمارات کیوں نظر آتی ہیں؟ جب بلوچستان میں اتنا پیسہ utilize ہوتا ہے تو یہ سب کہاں ہے۔ میں زکوٰۃ کمیٹیوں کے متعلق ایک بات mention کرنا چاہوں گا ۔ انتیس میں سے اٹھارہ ضلعوں کی ابھی زکوٰۃ کمیٹیاں نہیں بنیں ۔ ایک صوبہ جو اتنا پسماندہ ہے اس کی ابھی تک زکوٰۃ کمیٹیاں نہیں بنی ہوئیں اور جو اٹھارہ چل رہی ہیں وہ بھی اللہ والی چلی رہی ہیں، سمجھ نہیں آتا کہ وہ کس طرح چل رہی ہے کیونکہ دو سال سے صوبے کی زکوٰۃ کمیٹی کی meeting نہیں ہوئی ہے۔ جہاں زکوٰۃ کمیٹی کی میٹنگ نہیں ہوگی وہاں پر زکوٰۃ کی کمیٹی کس طرح چلے گی۔

Madam Deputy Speaker: Honorable member please wind up your speech, you have already taken 3 minutes.

جناب اورنگ زیب مری: one or two minutes more please. میں این ایف سی ایوارڈ پر ایک بات کہنا چاہوں گا۔NFC Award کے بارے میں ممبران نے بڑی

اچھی اچھی باتیں کی ہیں - اس پر تھوڑی سی مزید روشنی ڈالنا چاہوں گا- اس وقت NFC Award population پر دیا جا رہا ہے- آئین میں multiple criterion ہے اگر یہ multiple criterion پر یہ دیا جائے تو اس میں چار چیزیں population, revenue, geographical distance and backwardness آتی ہیں - اگر یہ multiple criterion پر ہی دیا گیا تو بلوچستان اور صوبہ سرحد کو بہت زیادہ حصہ ملے گا جو ابھی ان کو ملتا ہے geographical distance and backwardness سے - اسی کی وجہ بلوچستان کا جو education sector ابھی تک پیچھے ہے کیونکہ وہاں کا جو geographical distance ہے وہ بہت زیادہ ہے- ان کی population کی density اس طرح ہے، آپ کو تو پتا ہی ہوگا کہ شہر ایک تو بہت بہت دور دور ہیں اور جو چھوٹے علاقے ہیں وہاں پر جیسے 100 کی آبادی ہے تو کافی فاصلے کے 100 کی آبادی ہے - اس طرح تھوڑا سا plan کرنا پڑے گا تعلیمی نظام کو، چھوٹے سکولز بنانے پڑیں گے ایک شہر میں تاکہ اس شہر کے بچے آ سکیں - ایک بڑی بلڈنگ آپ بیچ میں کھڑے کریں گے تو فاصلے بڑھ جائیں گے لوگ نہیں آ سکیں گے- اس لیے میں وزیر صاحب کو ان کی policy planning میں یہ suggest کروں گا کہ جو سکولز بنائیں ؛ جو تعلیمی نظام وہاں پر بنایا جائے اس طرح بنایا جائے کہ دور سے بھی لوگوں کو نہ آنا پڑے بلکہ قریب قریب کے education system میں آ سکیں- بہت بہت شکریہ

Mr. Muhammad Essam Rehmani: Madam Speaker. Point of order. One of the movers of this resolution is Mr. Moeen Akhtar, I think,

he should be give a change to elaborate on the points first.

میڈم ڈپٹی سپیکر: معین صاحب۔

جناب محمد معین اختر: میڈم سپیکر۔ بلوچستان کے تین بڑے مسائل social, political and economic ہیں یہ تینوں مسائل ایک دوسرے کے ساتھ inter related ہیں ان میں سے ایک issue کو بھی نکال دیں تو مسائل حل نہیں ہوں گے۔ بلوچستان مین تین fault lines ہیں ایک ڈیرہ بگتی ہے جہاں پر اکبر بگٹی صاحب کو قتل کرکے زمینی حقائق کو تبدیل کرنے کی کوشش کی گئی اور وہاں پر جو مسوری اور کرپل قباہل تھے ان کو وہاں لا کر جو صدیوں پرانی روایات تھیں ان کو بدلنے کی کوشش کی گئی جس کے نتیجے میں نواب اکبر بگٹی صاحب جے پڑپوتے تھے براہمداغ بگٹی اور میر عالی صاحب؛ وہ ہتھیار ڈال کر مسلح جدوجہد میں شریک ہوگئے تھے۔ نمبر دو کوہلو۔ جہاں پر نواب خیر بخش مری صاحب کے صاحبزادے بالاچ مری صاحب کوقتل کیا گیا جس کی وجہ سے وہاں بھی حالات بہت زیادہ خراب ہیں۔ خضدار میں عطا اللہ مینگل صاحب کا بیٹا اسد مینگل 1970 کے عشرے میں پراسرار طور پر غائب ہو گیا تھا اور آج تک اس کی میت نہیں ملی۔ ابھی جو جمہوری حکومت آئی ہے اس میں زرداری صاحب نے اختر مینگل صاحب اور ان کے ساتھیوں کو رہا کیا ہے تو وہاں پر قدرے صورت حال بہت بہتر ہے۔ میں پنجابی ہوں تو پنجاب میں جو بات کی جاتی ہے ، جب بھی بحث کی جاتی ہے تو جو ہمارے intellectuals ہیں وہ بلوچوں کا ذکر کرتے ہوئے ہچکچاتے ہیں اور جب بھی کوئی discussion ہوتی ہے تو وہ تین، چار سرداروں

پر آ کر بات رک جاتی ہے ، ان کی کرپشن پر بات ہوتی ہے اس سے آگے بات نہیں جاتی ہے تو میرا خیال ہے کہ ان تین، چار سرداروں کا ذکر تو آئے گا کیونکہ لوگ تو اسی کے گرد اکٹھے ہوتے ہیں جو ظلم کے خلاف آواز اٹھانے کی ہمت کرے تو ان لوگوں کی جو حیثیت ہے وہاں پر ہمیں اس کو تسلیم کرنا ہوگا چاہے وہ short term planning ہو جیسے ہم نے سوات میں کی ہے کہ ہم نے short term ایک معاہدہ کیا ہے اور پھر ہم نے اس میں ایک long term policy بنانی ہے تو بلوچستان میں بھی ہم ایسا ہی کر سکتے ہیں کہ وہاں پر جو بلوچ اور پشتون آبادی ہے ان کے ساتھ ہم short term agreements کریں - وہاں پر development start کروائیں پھر اس کے دوران ہم long term planning کریں تاکہ اس issue کو مکمل طور پر resolve کیا جائے- پہلے resolution میں میرے respected member نے بات کی تھی کہ سب لوگ مسائل کی بات کرتے ہیں solution کی طرف کوئی نہیں جاتا - میں اس میں یہ بات کہوں گا کہ میں personally جو parliament کی committee بنی تھی بلوچستان کے اوپر میں اس کا as a research associate member رہا تھا- بلوچستان کا بھی میں نے visit کیا تھا- اس کی باقاعدہ ایک report تھی وہ Government of Pakistan کو پیش کی گئی تھی لیکن اس پر آج تک کچھ نہیں ہوا- اس کے باوجود میں یہاں پر کچھ recommendations دینا چاہوں گا-

پہلی اس میں recommendation یہ ہے کہ بلوچستان کو ہم Central Asia, Middle East South Asia and South East Asia کے درمیان تجارت کا

ایک مرکز بنا سکتے ہیں۔ ویسے تو یہ issue اتنا important ہے کہ اس کے اوپر ایک الگ resolution آ سکتی ہے۔ بلوچستان کے جو بارڈرز ہیں افغانستان کے ساتھ، South Asia اور ساتھ Central Asia اس کا ایران کے ساتھ جو بارڈرز ہیں وہ Middle East اور اپنے سمندر کی وجہ سے جو Gulf countries ہیں ان کے ساتھ اس کا بارڈرز لگتا ہے۔ اس طرح ہم اس کو چائنا کے جو South East Asian مثلا جو اس کے Provinces ہیں جو بہت زیادہ less developed ہیں اور چائنا کے جو اپنےسمندری راستے ہیں وہاں سے اگر ان کے ساتھ تجارت کرےاور وہاں سے production ہو کر وہاں جائے تو وہ ان کو بہت costly پڑے گی - Comparatively اگر وہ گوادر کو use کریں تو وہ بہت سستی پڑے گی۔ میں گورنمنٹ آف پاکستان سے on the behalf of Youth Parliament یہ appeal کروں گا کہ بلوچستان کو جو اس کی ایک geographical اور جو strategical economic position ہے اس کو use کیا جائے اور ابھی آپ دیکھ لیں کہ Central Asian جو resources ہیں وہاں پر ساری دنیا جو ہے وہ وہاں پر جا رہی ہے۔ American, Britian, Europe پورا جو ہے even Russia اور انڈیا نے ابھی وہاں پر اپنا ایک air base بنایا ہے۔

ہماری جو توجہ ہےوہ Central Asia کی طرف بالکل ہی نہیں ہے۔ آنے والے دنوں میں بھی energy crisis کا شکار ہونا ہے۔ چاہے دس سال یا بیس سال کے بعد ہی سہی۔ ابھی سے ہمیں اس کی پلاننگ کرنی چاہیے اور Central Asian State کے ساتھ ہمیں

اپنے contacts بہتر بنانے چاہیے۔ IPI کی بات ہوئی۔ ایران ، پاکستان اور انڈین جو gas pipeline ہے وہ بھی بلوچستان سے ہی گزر کے جائے گی پھر ترکمانستان، افغانستان اور پاکستان کی جو gas pipeline کا ابھی جو موجزہ منصوبہ ہے وہ بھی بلوچستان سے ہی گزرے گی۔ میں یہ request کروں گا کہ بلوچستان کو as a industrial province فروغ دیا جائے۔ دو تین میری اور recommendations ہیں کہ جو budget 10% ہے Provincial Government کا وہ directly جو district governments ہیں بلوچستان کی ان کو دیا جائے۔ جس طرح کراچی اور لاہور میں ترقیاتی کام ہو رہے ہیں اس طرح وہاں پر بھی ترقیاتی کام ہوں۔

دوسرا یہ ہے کہ جس طرح میں نے بات کی IPI کی ، ایران، پاکستان، انڈین پائپ لائن کی - ان کا جو transit trade ہے وہ اگر آپ 100% Balochistan کو نہیں دے سکتے تو at least 50% وہ آپ بلوچستان کو دیں۔ مثلا وہ گیس والا حساب نہ کیا جائے کہ سارے پیسے وہ خود ہی کھا پی جائیں۔ تیسری بات یہ ہے کہ گودار پورٹ کی جو سربراہی ہے مجھے نہیں پتا کہ اس میں کیا technical issues ہیں۔ میں یہ چاہوں گا کہ اس میں Prime Minister sahib statement دیں کہ اگر یہ possible ہو تو گوادر پورٹ کی سربراہی ہے وہ کسی بلوچی کو دی جائے۔ وہاں پر جو بلوچ لوگ ہیں ان کو دی جائے تاکہ ان کے جو تحفظات ہیں وہ دور کئے جا سکیں۔ چوتھی بات میری یہ ہے کہ coastal highway کے حوالے سے بات کی ہے۔ مشرف صاحب بڑے فخر سے کہا کرتے تھے کہ coastal

آپ ہے۔ mega project ایک بہت بڑا highway
دیکھیں گوادر کو آپ نے directly پہلے کراچی سے
link کر دیا اس کو آپ نے بلوچستان کے باقی
حصوں سے link نہیں کیا۔

Coastal highway ہے۔ problem یہ ایک بہت بڑی
کے ساتھ ساتھ جو جو ضلعے وہاں سے گزرتے ہیں وہاں
پر سڑکوں کی صورتحال جو ہے وہ بہت بری ہے۔ Costal
highway اب تو بن چکی ہے اگراس کے روٹس میں تھوڑی
سی changes لے آئیں اور جو less developed
districts ہیں اگر اس کے ساتھ اس کو link کر
دیا جائے تو ان لوگوں کا احساس محرومی جو ہے وہ
بھی دور ہو سکتا ہے۔ تیسری بات کی NFC کی ہمارے
اورنگ زیب صاحب نے بھی بات کی کہ multy factor
جو ہے وہ ہونا چاہیے۔ اس میں تین چار examples
ہیں جس طرح آسٹریلیا، جرمی اور انڈیا میں ہوتا ہے
کہ صرف پاپولیشن کو base نہیں بنایا جاتا بلکہ
تمام factors کو base بنایا جاتا ہے۔ پاپولیشن
کو صرف 10% to 11% جو ہے اس کو base بناتے
ہیں اور باقی میں دوسرے factors کو لایا جاتا ہے۔
بہت شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Maria Ishaq.

Miss Maria Ishaq: Thank you Madam Speaker. The resolution to be moved represents a very idealistic state. I would like to read the statement again. The House is of the opinion that a consensus is to be formed for the implementation of mega projects in economy,

health and in education sector for the people of Balochistan.

economic, health, economic socio-factor مـیں نـے

مـیں-------

Madam Deputy Speaker: Sorry to interrupt you, it has been actually amended, if you can kindly read out the amended version.

Miss Maria Ishaq: This House is of the opinion that a consensus is to be formed for the implementation of mega projects in economy, health and education sector for the people of Balochistan and distribute resources based on a more fair and practical solution as compared to the present NFC Award.

Madam Speaker as I just read the first half of the statement by saying mega projects in economy, health and education sector. Mega projects require finances. I would like to take this opportunity to remind everyone present here that Pakistan has a debt of 50 more than 51.6 billion dollars at the moment. Nobody is willing to finance any investment opportunity in Pakistan. Every such investment would require money. Every such inverstment would require credit facilities which nobody is willing to give

یـا تـو یہ ہو سکتـا ہـے کہ طیـارے بھر کـے پھر پھر جـائـیں

project بـاقـی لـوگـوں سـے پـیـسـے مـانـگـنـے کہ ہم نـے یہ

which I ہمـاری مـدد کـیـجـیـے please شروع کـرنـا ہـے do not think is possible, mega projects require

long term planning which is again not possible because we will not be able to repay the loan taken

اور یہ بات ایک نوٹ کرنے والی ہے کہ long term

debts جو ہیں ان کا interest rate is always higher than short term liabilities that we may have. Secondly بات کی جاتی ہے NFC Award کی۔

NFC Award is the National Finance Commission, National Finance اور if I am not wrong Commission according to the constitutional policy guidelines ہونا تو یہ چاہیے کہ the need of the hour and population figures کو مدنظر رکھتے ہوئے resources کی allocation کرنی چاہیے کیونکہ Balochistan itself is a Province which is rich with uranium, gold, silver, platinum and it is 40% of the primary energy production can be done from that. Secondly جو وہاں پر sales tax, custom duties اور جو mineral policy کے accordingly وہاں پر impose کی گئی ہیں they are a source of discomfort and وہ بہت زیادہ پیسہ نکلواتے ہیں

From the people living in Balochistan itself, Kohlu, Jal Magsi and Dera Bugti are the three most deprieved places in the whole of the world.

انہوں نے بات کی 2006-7. I would rather go back جب کہ inflation rate was in the beginning of two digit figures ان دنوں میں rupees 78.56 income per month پر equivalent

کی declared کو poverty line جو تھی وہadult

گئی تھی۔ And more then 47% of the people

ان living in Balochistan having low incomes

دنوں میں۔ According to the Balochistan poverty reduction strategic plan Balochistan is still lacking 37% far behind the other Provinces of Pakistan. The need of the hour is that the opposition and government work together جبکہ اس پارٹی کے ممبران کو ایک شکایت ہے کہ بار بار تنقید کا نشانہ بنایا جا رہا ہے چاہے وہ AEIOU ہو، یا، بات تو یہ ہے کہ یہاں کے بھی جو ممبران ہیں وہ نہ صرف AEIOU کے فرد ڈھونڈھ سکتے ہیں resolution کی statements میں بلکہ وہ punctuation میں بھی غلطیاں نکال سکتے ہیں۔ Thank you.

Miss Gul Banoo: Point of clarification.

Madam Deputy Speaker: You just have ten seconds to speak.

محترمہ گل بانو: Respect Speaker, میں ایک question اس ہائوس سے پوچھنا چاہوں گی کہ یہ کس قسم کے Youth Parliamentaris ہیں؟ آپ کس قسم کے youth ہیں؟ جب mega project کی بات کی جاتی ہے تو آپ کہتے ہیں کہ ہم بہت زیادہ خسارے میں ہیں تو پھر ایسا کرتے ہیں کہ گوادر بھی بند کر دیتے ہیں۔ گوادر سے بھی آپ کو کچھ نہیں ملنا۔ یہ چیزیں بالکل سمجھ سے باہر ہیں۔

Syed M. Nishat-ul-Hassan Kazmi: Point of order.

میڈیم ڈپٹی سپیکر: جی۔

Syed M. Nishat-ul-Hassan Kazmi: Madam Speaker this resolution aims to, I mean, facilitate a bipartisan support unfortunately the government seems to act like an opposition now. I mean, they have taken up our roles, perhaps we need to move on a consensus rather than criticism. Thank you very much.

Madam Deputy Speaker: Everybody here has a democratic right for freedom of speech, freedom of opinion. Honourable Ahmed Noor sahib.

(Thumping of desks)

Mr. Ahmed Noor. Thank you Madam Speaker. Madam Speaker

پہلے تو ہمیں یہ بتائو کہ ایک فاضل ممبر معین اختر نے
کہا کہ میں پنجابی ہوں تو پھر میں نے سوچا کہ میں
کون ہوں؟ میں نے identity card جب check کیا
تو اس پر لکھا تھا پاکستانی- میں ایک پاکستانی ہوں-
جناب سپیکر! بلوچستان ڈرامے کے تین main actors
ہیں- اس میں ایک تو گورنمنٹ ہے جسے ہم
establishment کہتے ہیں- ایک وہاں کے سردار ہیں جو
elite class ہیں اور ایک غریب عوام ہیں- ابھی اس
میں ولن اور ہیرو کا پتا تو نہیں چل رہا
different perspective ہیں جو لوگ گورنمنٹ کو
support کر رہے ہیں اس کے سامنے گورنمنٹ ہیرو ہے
اور وہاں کے سردار، وہاں کے لوگ غدار اور ولن کہے
جاتے ہیں- وہاں پر غریب لوگ پستے رہتے ہیں- میں کچھ
facts and figures دینا چاہتا ہو ں کہ وہاں پر کیا
ہو رہا ہے- ان لوگوں کی کیا مشکلات ہیں- ان کے کیا
problems ہیں؟ اس کے بعد میں ان کی solution

پر آئوں گا کہ ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ 1973 constitution میں 5.4% job quota Balochistan کے لئے available ہے لیکن اس پر implement نہیں ہو رہا۔ اس کو وہ quota نہیں مل رہا۔

گوادرپورٹ اتھارٹی بلوچستان میں ہے لیکن اس کا head office کراچی میں ہے۔ اس طرح copper extraction plant جو ہے وہ چائنی کے under ہے completely chiense کے اور وہاں پر لوگوں کو employment نہیں مل رہی۔ اس طرح بلوچ یوتھ کو وہاں پر کوئی employment نہیں مل رہی۔ main, main projects جو ہیں ان میں ان کو ملازمت نہیں مل رہی۔ اس طرح ہم اگر ایجوکیشن کو دیکھیں تو اس پیپر میں لکھا ہے کہ 15% primary schools کی چھت نہیں ہے اور وہ بغیر چھت کے سکولوں میں لڑکے پڑھتے ہیں اور 94% میں لائٹ نہیں ہے۔ 77% میں کوئی boundary walls نہیں ہیں اور 89% schools جو ہیں وہاں پر پانی نہیں ہے۔ اس کے علاوہ میڈم سپیکر! پانی کی قلت بھی ہے۔ اگر ہم بلوچستان کے strategic importance کو دیکھیں تو بلوچستان، گوادر انٹرنیشنل گیم میں ایک national factor ہے، جو international players جو ہیں major players ہیں وہ role play کرنا چاہتے ہیں۔ گوادر تو ہمارا ہے بلوچستان تو ہمارا ہے اور وہ لوگ ہمارے ہیں۔

جناب سپیکر! ایک historical fact میں آپ کے سامنے لانا چاہتا ہوں کہ جب 1954 میں مصدق کو ہٹایا گیا ایران میں سی آئی اے کے ایک ایجنٹ کے ذریعے اس criminant rose welt نے اپنے ایک document میں اس وقت کے Richard neckson کو

ایک رپورٹ پیش کی جس میں اس نے اسے بتایا کہ we cannot create a situation but we can only explite a situation. بلوچستان میں ہم نے خود ہی situation create کی ہے اس کے لئے را بھی آئیں گے۔ اس کے لئے سی آئی اے بھی آئے گی۔ ان لوگوں کو گوادر کی ضرورت ہے۔ وہ greater Balochistan کے issue کو بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وہ greater Balochistan بنا رہے ہیں۔ اس کے لئے ہمیں چاہیے کہ ان لوگوں کو ہم ابھی تک جو treat کر رہے ہیں۔ جس طرح ہم ان لوگوں کے ساتھ کر رہے ہیں ہم ان کے مسائل کو ختم کرنے کی کوشش کریں کیونکہ ہم نے دیکھا 1971 میں جب ہم نے بنگال میں لوگوں کے خلاف آپریشن شروع کیا تو بھاگ کر انڈیا کے پاس چلے گئے اور جب انڈیا نے ان کو support کرنا شروع کیا توپھر ہمارا کیا حال تھا۔

اس طرح امریکہ نے لوگوں کو اگر support کرنا شروع کیا تو پھر سوچنا اس پر کہ پھر ہمارا کیا بنے گا۔ اس لئے ان کے مسائل کو حل کرنے کی کوشش کی جائے۔ ان کو ان کے resources پر کنٹرول دیا جائے اور لازمی بات میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ سب کمیٹی کی ایک رپورٹ جو Inter Provincial harmony میں سینیٹر وسیم سجاد کی سربراہی میں وہ رپورٹ تیار کی گئی اس پر عمل کیا جائے تاکہ یہ problem حل ہو سکے۔ Thank you.

Madam Deputy Speaker: Thank you.

Mr. Niaz Ahmad: Point of Order Madam.

بہت افسوس کی بات ہے کہ احمد نور صاحب نے بلوچستان کی غریب عوام کو جو دو وقت کی روٹی کو تڑپ رہے ہیں ان کو ڈرامے کا actor قرار دیا۔ شکریہ۔

جناب احمد نور: میں Point of clarification میں میں نے ڈرامہ بیان نہیں کیا بلکہ میں نے ایک situation بیان کی ہے کہ اسی ڈرامے میں جو establishment اور وہاں کے سرداروں نے تیار کی ہے اس میں وہ غریب جو ہے وہ suffer ہو رہے ہیں۔ میں نے سب کچھ اس کے لئے کہا ہے۔ جناب سپیکر! بگٹی کو کبھی مار دیتے ہیں اور کبھی گورنرہائوس میں پہنچا دیتے ہیں۔

Mr. Muhammad Moin Akhtar: Point of Order Madam.

دیکھیں یہ الصتاً ایک انسانی اور قومی مسئلہ ہے۔ خدا کے لئے اس کے لئے ڈرامے کا جو word ہے وہ آپ please expunge کروئیں۔

Madam Deputy Speaker: Drama is not a word which is questionable.

جناب محمد معین اختر: میڈم آپ یہ دیکھیں وہاں پر ہزاروں لوگ اس problem کی وجہ سے suffer ہو رہے ہیں اور مجھے سمجھ نہیں آ رہی۔

Madam Deputy Speaker: Drama is not some terminology that is unethical or unmoral. Now I put the resolution to the House, it has been moved that this House is of the opinion that a consensus is to be firmed for the implementation of the mega project in economy, health and education sector for the people of Balochistan and distribute resources based on

more fair and practical solution as compared to the present NFC Award.

Mr. Muhammad Moin Akhtar: Madam Speaker you can do it again please. You can do it again please.

Madam Deputy Speaker: Now we will have a head count on it. I would request the Secretariat to take a head count.

Mr. Prinme Minister: Madam Speaker I would like to propose that we hold further debate on this issue until a more clear voice of the entire House can be heard either in favour or against the resolution.

Madam Deputy Speaker: All those in favour of it may please stand up.

(The Resolution wasconsequently adopted)

Madam Deputy Speaker: The session is adjourned.

Miss Hira Batool: Excuse me madam I have to make an announcement.

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی۔

Miss Hira Batool: There is a person and he is applying for admission in the Punjab University

اس سلسلے میں جو بھی expenses ہیں کافی حد تک وہ pay کر چکے ہیں اس کے لئے Rs.4000/- کی ضرورت ہے اور یہ per head اگر Youth Parliament کی طرف سے pay کیے جائیں تو صرف Rs.50/- بنتے ہیں I request the honourable members to kindly just help it out شیر افگن ملک صاحب اس کے

ہوں گے اور انہی سے آپ کواس کی collector

Thank you. مل جائیں گی۔ details

Madam Deputy Speaker: Thank you. The session is adjourned till 10:30 a.m. Saturday, February 21st 2009.

(The House was then adjourned to meet again on February 21, 2009 at 10:30 a.m.)

YP-3(20), Furqan